

# سوالات اور جوابات عبرانیوں حصہ اول

## QUESTIONS AND ANSWERS

### HEBREWS PART I

وہ یہ کام خُدا کے بغیر کیسے کر سکتی تھی؟ یہ ایک حقیقت ہے، کیا ایسا نہیں ہے؟ خُداوند کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

اب میں ان سب پر منادی نہیں کروں گا۔ کیونکہ میں نے سوچا تھا مجھے ایک گہری چیز پر بات کرنی ہے، تو بہتر ہے میں اُسکے لئے تیاری کر لوں، آپ کو معلوم ہے۔ لیکن، اوہ، وہ بالکل، سادی بات تھی۔ اور شاید آپ لوگوں کے پاس اتنے سوالات نہیں ہیں، پس جو ہیں وہ بہت ہی سادہ اور آسان سوالات ہیں۔ خیر، میں خُداوند کی مدد سے اور خوشی سے، انکے جواب دینے کی اپنی بہترین کوشش کروں گا جو کہ میں کر سکتا ہوں۔

(2) کیا بہن آرگن برائٹ آج رات یہاں موجود ہیں..... بہن روت۔ بہن روت، کیا آپ یہاں موجود ہیں؟ یہاں ہیں۔ میرے پاس..... اوہ، جی ہاں، میرے پاس یہاں ایک پتہ ہے، اور..... نہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ لیکن، میں اسے درست کر سکتا ہوں۔ کیونکہ وہ ایڈریس میری پاکٹ بک میں ہے، اور میں اپنی پاکٹ بک گھر میں بھول آیا ہوں۔ اب، اگر گھر جاتے وقت پولیس مجھے پکڑ لے، تو بھائی فلی مین، آپ مجھے چھڑوانے آجانا۔ اور بلی سے کہنا میں..... اپنا بیگ گھر میں بھول آیا ہوں، اور میں لائنسنس کے بغیر آج رات گاڑی چلا رہا ہوں۔ پس جب میں نے کپڑے تبدیل کئے؛ تو مجھے لگا کہ وہ میری جیب میں ہے۔ کیونکہ آج دوپہر، میں جلدی میں تھا، جب میں گھاس کاٹ رہا تھا، تو مجھے بہت جلدی تھی، اور پھر جلدی جلدی کپڑے تبدیل کئے اور یہاں آ گیا۔ لیکن میں۔ میں اپنے

ساتھ لغت لے کر آیا ہوں، اور آپ بعد میں اس میں سے دیکھ سکتے ہیں۔

(3) اُس لفظ کے متعلق بُر محسوس نہ کریں۔ میرے لئے اُس سے بدتر لفظ کوئی نہیں تھا، جبکہ وہ لفظ اچھا تھا۔ وہ اچھا تھا۔ حالانکہ وہ، بہت اچھا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ میں اُسے نہیں پڑھوں گا، لیکن آپ جانتے ہیں، میرے مُنہ سے وہ نکل گیا، اور میں نے کسی نہ کسی طرح اُسے بول دیا۔ میں حیران تھا آپ کیا کہیں گے۔ پس وہ بہت زیادہ، اچھا تھا، اُسے ایک اچھے سکول ٹیچر کی طرح، لکھا گیا تھا۔ وہ بہت ہی اچھا تھا، اور میں اُسکی حوصلہ افزائی کرتا ہوں۔ پس یہ۔ یہ آپکو.....

(4) آپ دیکھیں، پس مجھے کسی ایسے شخص کے خطوط پسند ہیں جو آپ۔ آپ سے کچھ مختلف ہوں۔ دیکھیں، اگر آپ وقت کیساتھ آگے بڑھتے ہیں، اور آپ اپنے سے ہٹ کر کچھ حاصل نہیں کرتے ہیں، تو پھر آپکی باتیں آپکو باسی لگنا شروع ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جب آپکو آپکی سوچ سے کچھ ہٹ کر ملتا ہے تو پھر آپ اُسکے متعلق اور گہرائی سے تحقیق کرتے ہیں۔ اور جب آپ ایسا کرتے ہیں تو پھر غور کریں کہ آپ ایک راستے میں پھنس جاتے ہیں؛ اور پھر۔ پھر وہ چیز مزید آپکو مشکلات میں لے جاتی ہے۔ لیکن تو بھی آپکو تھوڑا تھوڑا کر کے آگے بڑھتے رہنا چاہیے اور کسی دوسرے سے کچھ مختلف حاصل کرتے رہنا چاہیے تاکہ کبھی کبھی آپ تھوڑا ہلکا محسوس کریں۔

(5) میں نے افریقہ میں شیر کے دو چھوٹے بچوں کو دیکھا، پس وہ تقریباً، بہت ہی چھوٹے بچے تھے۔ اور چتکبرے تھے، اور، بہت چھوٹے شیر تھے؛ اُن میں سے ایک نر تھا اور ایک مادہ تھی۔ پس، وہ دونوں بلی کے بچوں کی طرح لگ رہے تھے، اور وہ بہت چھوٹے تھے، ننھے تھے..... اور جب وہ کھیلتے تھے، تو بہت خوبصورت لگتے تھے۔ پس میں نے چاہا کہ اُنہیں اپنے ساتھ امریکہ لے آؤں، اور میں نے اُنکو ایک پنجرے میں بند کر لیا۔ میں اُنکو اپنے ساتھ لانا چاہتا تھا، لیکن میں ایسی کوئی چیز تلاش نہ کر پایا۔ جس سے میں اُنہیں محفوظ کر سکتا، پس کوئی بھی ایسی ویکسین نہ ملی۔ اور اُسکے بغیر اُنہوں نے مجھے اُنہیں امریکہ میں لانے کی اجازت نہیں دینی تھی، اور میں ایسی ویکسین پورے افریقہ میں تلاش نہیں کر پایا۔ لیکن اگر آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آیا وہ شیر ہے یا نہیں، تو پس اُسے کچھ دیر کے لیے ہتھکڑی سے باندھ دیں۔ وہ تھوڑی ہی دیر میں اپنی حرکات سے بتا دیگا کہ وہ کون ہے، پس ہر قسم کے



چیزیں آپکو بتاتی ہیں کہ وہ کس مقام پر کھڑی ہیں۔

(6) اور کبھی کبھی آپکو ایسا کرنا چاہیے، آپکو معلوم ہے، پروں کو آگے پیچھے ہلانے سے، ظاہر ہو جاتا ہے۔ لیکن، ہم، شیر کی طرح غصہ میں نہیں آتے، پس ہمیں۔ ہمیں یہ پسند ہے، کہ..... لوگ ہم سے سوال پوچھیں۔ اور اس طرح کے سوال جو بہن روت نے مجھ سے پوچھے ہیں، میں، ان سوالات کو پسند کرتا ہوں۔ یہ..... یہ۔ یہ مجھے پسند ہیں، سمجھ۔ لیکن فضول سوالوں سے مجھے نفرت ہے۔ لیکن اس طرح کے سوالات..... اچھے ہیں۔

(7) اب ہمارے پاس، اچھے، اور ہلانے والے مقامی سوالات موجود ہیں۔ ابھی ابھی پیچھے کمرے میں ایک مناد تھا جس نے مجھ سے کہا، اور، پوچھا، ”مکاشفہ 11 کے مطابق وہ وہ نبی کون ہیں، اور کیا وہ آمد ثانی سے پہلے آئیں گے؟ یا اسرائیل کو لینے سے پہلے آئیں گے؟ اور وہ.....“ اب، اس طرح کے سوال بہت۔ بہت۔ بہت اچھے ہیں جو آپکو باندھ کر رکھتے ہیں۔ اور اس طرح کے سادہ سوال مجھے کافی پسند ہیں۔

لیکن اب، اس سے پہلے کہ ہم آغاز کریں، آئیں اپنے سروں کو دعا کیلئے جھکائیں۔

(8) باپ، ہم نے غور کیا ہے کہ جب تو بارہ سال کا تھا، تب تو فقیہوں اور فریسیوں کے درمیان ہیکل میں پایا گیا، اور تو اُنکے ساتھ کلام پر بات کر رہا تھا۔ پس وہ۔ وہ حیران تھے..... وہ بزرگ آدمی تھے، اور کلام کے ماہر تھے، پس وہ ایک بارہ سال کے چھوٹے بچے کو دیکھ رہے تھے جو۔ جو، کلام کی تفسیر کر کے انہیں حیران کر رہا تھا۔ تو باپ کا بزنس کر رہا تھا۔ تو نے اپنی ماں سے کہا، ”کیا تجھے معلوم نہیں کہ مجھے اپنے باپ کے ہاں ہونا ضرور ہے؟“ تاکہ صحیفوں کو اُنکے روحانی معانی کے ساتھ سمجھا جائے۔

(9) اور اب، خُداوند ہم دُعا گو ہیں، اور ہم جانتے ہیں کہ ہم۔ ہم بہت کمزور اور نازک ہیں، اور ہم غلطی کے پتلے ہیں، پس آج رات ہمارے درمیان رُوح القدس کی صورت میں آ، اور ہمیں اس کلام کی سمجھ دے۔ میں انتظار کر رہا ہوں، اور تجھ پر بھروسہ کر رہا ہوں۔ اور اگر، کسی مقام پر، میں اپنے خیال یا تشریح، یا خود غرضی کی بات پیش کرنے کی کوشش کروں، یا میں کچھ ایسا کہوں جیسے میں وضاحت کر رہا تھا کہ یہ ٹھیک ہوگا، تو خُداوند، میرا منہ بند کر دینا، جیسے تو نے..... اُن شیروں کا منہ بند کیا تھا جو دانی ایل کے

سامنے کھڑے تھے۔ پس تو آج بھی وہی خُدا ہے۔

(10) اور بالکل ایسا ہی ہونے دے..... ہم رُوح القدس پر توکل کرتے ہیں، اور وہی ہم پر یہ باتیں کھول سکتا ہے۔ اور جب وہ باتیں کھولتا ہے، تو ہمارے سامنے انہیں اتنا سادہ بنا دیتا کہ جس کسی نے سوال پوچھا ہے وہ اسے قبول کر لے۔ اور اگر ان سوالوں کا جواب میرے ایمان سے کچھ مختلف ہو، تو پھر میرے دل کو شاد کر دینا، خُداوند، تاکہ میں جان جاؤں کہ میں نے نئی بات حاصل کر لی ہے، اور یہ خُداوند کا ایک اچھا طریقہ ہے۔ کیونکہ تو نے کہا ہے، ”کتاب مقدس میں سے تلاش کرو، کیونکہ تم سمجھتے ہو کہ اُس میں ہمیشہ کی زندگی تمہیں ملتی ہے، اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔“

(11) اب، کلام کی اس تعلیم کے بعد، مجھے یقین ہے کافی خیالات اور سوچیں بدل جائیں گی۔ اے خُدا، میں انکے لئے دُعا کرتا ہوں، کیونکہ یہ تمام سوالات بہت ہی پیار اور عاجزی سے پوچھے گئے ہیں، اور ہونے دے کہ رُوح القدس انہیں محبت اور نرمی سے جواب دے۔ پس ہم یہ دُعا یسوع کے نام میں، اور خُدا کے جلال کے لیے مانگتے ہیں، تاکہ اُسکی کلیسیا کی ترقی ہو سکے۔ آمین۔

(12) کافی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کسی بات کے پیچھے خود غرضی کا مقصد ہوتا ہے، جو اُس بات کا سارا مزہ خراب کر دیتا ہے۔ پس اب، کلام کے متعلق کافی سوالات پوچھے گئے ہیں۔

(13) اب، اگر آج رات میں تھوڑی سی سی کروں، تو اسکی وجہ یہ ہے کہ میرا دانت نکالا گیا ہے۔ اور اُسکی جگہ دوسرا لگایا گیا ہے، جسکی وجہ سے میں کلام کی منادی نہیں کر سکتا، بلکہ میں آہستہ آہستہ کلام سنا سکتا ہوں؛ اور جب میں بولتا ہوں، تو سیٹی بج جاتی ہے۔

(14) مسز بلی گراہم نے مجھے اپنے شوہر کے متعلق ایک واقعہ سنایا، ایک مرتبہ اُس نے دیکھا وہ بہت زیادہ جوش میں کلام سنا رہا تھا۔ اُسکا سامنے والا دانت باہر نکل گیا۔ اور وہ گم ہو گیا، اور اُسکے فوراً بعد اُسے ایک ٹیلی وژن پروگرام میں جانا تھا، اور۔ اور وہ نہ جاسکا..... اور وہ ایک پلیٹ پر تھا جس پر اور بھی دانت تھے۔ اور جیسے ہی وہ بات کرنے لگتا تھا، تو اُسکے دانت کی وجہ سے سیٹی کی آواز آتی تھی ”سی، سی،“ پس بہن نے مجھے بتایا وہ اپنے گھٹنوں کے بل ہو گیا، اور ٹیلی ویژن پروگرام سے دس منٹ پہلے، دُعا کرنے لگ گیا اور پسینے سے بھیگ گیا، اور آخر کار انہوں نے اُس دانت کو تلاش کر لیا جو اُسکی پتلون

میں سے ہوتے ہوئے اُسکے جوتوں میں گر گیا تھا۔ اور ہوٹل میں ایک ملازم کو، وہ نقلی دانت مل گیا۔ پس مسز بلی گراہم نے، مجھے یہ سارا واقعہ بتایا۔ اور پس میں نے اسے ایک چھوٹے کاغذ کے ٹکڑے پر لکھ لیا تھا، میرا خیال ہے وہ میری بائبل میں موجود ہے۔

(15) پس اس طرح ہوتا ہے..... جب ہم بوڑھے اور کمزور ہو جاتے ہیں، تو آپ جانتے ہیں، ہمیں یہ چیزیں کھونی پڑتی ہیں، جسکی وجہ سے ہم بُرے لگتے ہیں۔ پس میرے ساتھ بھی..... کچھ ایسا ہی ہوا جب میں بھائی روبرن کے ساتھ تھا، اور ہم اکٹھے تھے، پس ایک صبح میں برش کر رہا تھا اور میرا دانت باہر نکل آیا، اور پھر میں ڈاکٹر کے پاس گیا اور اُس نے میرا علاج کیا۔ پس خُداوند اپنی برکات ہم پر نازل فرماتا رہے۔

(16) اب ہم آگے بڑھتے ہیں، اب، میں تمام سوالوں کو لینے کی کوشش کرونگا، اگر میں ایسا کر سکا۔ اور، بھائی ٹونی، خُدا کے فضل سے، مجھے آپکے خواب کی تعبیر مل گئی ہے، اور وہ بہت شاندار ہے۔ میں اُسے حاصل کر کے بہت خوش ہوں۔ اور وہ یقیناً ایک اچھی تعبیر ہے، جو کہ میرے خیال سے جماعت کیسا منے نہیں بتانی چاہیے، پس میں یہ آپ کو پوشیدگی میں بتاؤں گا اگر آپ۔ اگر آپ نہیں..... اگر آپ اُسے اس طرح چاہتے ہیں۔ اُس نے مجھے ایک رات بتایا تھا، کہ اُسے ایک خواب آیا تھا، لیکن میں نے اُسے اُسکی تعبیر نہ بتائی جب تک میں خُداوند کے پاس نہ گیا اور اسکے لیے دُعا نہ کی۔ پھر خُداوند نے مجھ پر ظاہر کر دیا اور اُسکی تعبیر بتا دی۔ یہ بہت شاندار ہے، اور بھائی ٹونی، آپکے لیے اچھی خبر ہے۔

(17) اب، پہلا سوال۔ پس، مجھے نہیں معلوم کہاں سے اسکا آغاز کرنا ہے، کیونکہ تمام سوالات بہت اچھے ہیں۔ لیکن، اب، ہم زیادہ دیر نہیں لگائیں گے، اگر ہم اسے آج پورا نہ کر سکے، تو کوشش کریں گے کہ اس سلسلے کو اتار تک ختم کر دیں۔

51- وضاحت کریں کہ متی 25:46، میں ”ہمیشہ کی سزا“ کا کیا مطلب ہے۔ ”لیکن یہ.....“

یہی سوال ہے۔

52- پھر، دوسرا سوال: ”مگر بادشاہی کے بیٹے باہر اندھیرے میں ڈالے جائیں گے،“ کیا اسکا

یہ مطلب ہے کہ یہ خدا کے ذہن سے نکال دیئے جاتے ہیں؟

(18) خیر، دیکھیں، آپکا پہلا سوال، مقدس متی میں سے ہے، میں۔..... بلکہ 25 باب میں سے ہے۔ اب ہم دیکھیں گے..... پس، میں نے اسکا مطالعہ نہیں کیا، لیکن دیکھتے ہیں اسکا کیا مطلب ہے، اور میں کوشش کرونگا میں جتنا اسکے بارے میں جانتا ہوں میں۔ میں آپ لوگوں کو بتاؤں۔ پس میں..... آئیں اپنی بائبل کھولیں، اور ہم اسکا مطالعہ کریں۔ اب، میں اسے یونانی لغت میں سے بھی دیکھنا چاہتا ہوں، تاکہ اسکی۔ اسکی حقیقت کو جانا جائے۔ پس مجھے۔ مجھے یہ پسند ہے۔ تو پس ہم دونوں میں سے اسکا۔ اسکا مطالعہ کریں گے یونانی۔ یونانی میں سے بھی اور دوسری میں سے بھی۔ اور اب یہ۔ یہ سلسلہ آہستہ آہستہ چلے گا، تاکہ مطالعہ کیا جائے، کیونکہ مجھے حوالہ جات تک پہنچنا ہے اور وہاں سے اُنکی تلاش کر کے، اُنہیں اُنکی جگہ پر رکھنا ہے۔ ٹھیک ہے۔

(19) اب، کیا کوئی مطالعہ کے لیے یہاں سے بائبل لینا چاہتا ہے؟ اگر ایسا ہے، تو پھر اپنا ہاتھ بلند کریں۔ اور ہم..... ہمارے پاس یہاں تین یا چار بائبلیں پڑی ہوئی ہیں۔ اگر آپ حوالہ جات کو پڑھنا چاہتے ہیں، تو یہ اچھا ہے۔ بھائی کا کس، کیا آپ یہاں آ کر مجھے وہ بائبلیں پکڑا دیں گے؟ اگر آپ ایسا کریں، تو یہ۔ یہ آپ کے لیے اچھا ہے، پھر..... (یہاں ایک اور رکھی ہوئی ہے، پس آپ اسے۔ اسے یہاں سے لے سکتے ہیں، یہاں بہت ساری ہیں)۔ پس اگر کسی کو بائبل کی ضرورت ہے، تو وہ اپنا ہاتھ بلند کرے، ہڑکا آپ تک پہنچا دیگا، ٹھیک ہے۔ تاکہ ہم سب ملکر اسے سیکھ سکیں، اور پھر.....

(20) اب، اسے پڑھیں اور آخری ابواب..... یہ عبرانیوں کی کتاب کے پہلے سات ابواب ہیں۔ اسے سیکھانے کے بعد، یقیناً، وہ لڑکے جنہوں نے، ان مضامین کو اپنے پاس لکھ لیا ہے، وہ بھائی مرسیر اور بھائی گوڈ ہیں، پس وہ اسے کتاب کی صورت میں شائع کریں گے۔ پس انہوں نے اسے محفوظ کر لیا ہے۔ اب..... ہم اس میں بہت گہرائی تک نہیں گئے ہیں، ہم بس اوپری سطح پر ہی رہے ہیں۔ اور میرا خیال ہے اُنہوں نے اس کتاب کا نام بھی سوچ لیا ہے..... اور اس میں سے۔ سے سنہری باتوں کو لے لیا ہے..... اور اب اُنوا اچھی طرح کتابی شکل میں تحریر کر رہے ہیں، عبرانیوں کی تعلیم کی کچھ سنہری باتیں۔ بھائی مرسیر جلد ہی، اسے شائع کر دیں گے، تاکہ جو چاہتے ہیں اسے حاصل کر سکیں۔

(21) اب یہ بات یہاں، اسے اندر لاتی ہے..... آپ بس اس کے ساتھ نہیں جاسکتے ہیں..... پس ایک ایونجیلیسٹک چرچ میں، جیسے یہ ایک ایونجیلیسٹک چرچ ہے۔ آپ بہت سارے لوگوں کے شک و شکوک اور خیالات کو ہوا دینے بغیر کوئی۔ کوئی تعلیم دے نہیں سکتے ہیں۔ آپ سمجھ گئے ہیں۔ اب، میں کوئی اُستاد نہیں ہوں، اور نہ ہی بائبل کا ترجمان ہوں۔ لیکن کبھی بھی۔ کبھی بھی میں کچھ ایسا کہنے یا کرنے کی کوشش نہیں کرتا، جب تک۔ تک میں پہلے اُسکی تلاش نہ کر لوں کہ وہ میری سمجھ کے مطابق سب سے بہترین ہے۔

(22) گزشتہ رات، میرے ایک عزیز بھائی نے مجھ سے کچھ پوچھا، کہا، ”بھائی برتنم، بھائی سیوارڈ نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ۔ کہ آپ اپنے آپکو کہیں نیچے نہیں کرتے۔ دیکھیں، آپکو باہر نکلنے کیلئے ہمیشہ کوئی نہ کوئی راستہ ملتا ہے تاکہ اُس میں سے نکل جائیں یا دُور ہو جائیں۔“

(23) میں نے کہا، ”خیر، ایسا کرنے کی ایک وجہ ہے، میں ہمیشہ کچھ کرنے سے پہلے اُسکے متعلق سوچتا ہوں۔ دیکھیں؟ اور پھر اگر لوگ مجھ سے پوچھیں، تو پھر میں اُن کو اپنے خیالات بتاتا ہوں۔ سمجھے؟“ لیکن بشرطیکہ آپکی سوچ ٹھیک ہو۔ اور اس سے پہلے آپ کچھ کریں، آپ اُس پہلو کو لیں جو خُدا آپکو دینا چاہتا ہے، پھر آپکو گرانہ بہت مشکل ہے۔

(24) آپ اُس وقت کا تصور بھی نہیں کر سکتے جب۔ جب انجی اب نے ایلیاہ کو گرانے کی کوشش کی تھی۔ کیا آپ اُس وقت کے بارے میں تصور کر سکتے ہیں جب فریسیوں نے یسوع کو گرانے کی کوشش کی تھی؟ دیکھیں، اُس نے۔ نے فوراً جواب دیا، کیونکہ اُس نے جو کچھ کیا تھا، وہ سب کچھ اُس نے خُدا کی مرضی سے کیا تھا، اور وہ..... پس یہی وہ طریقہ تھا جسے۔ جسے اُس نے اپنایا تھا۔ اب، یہی وہ طریقہ ہے جسے ہمیں استعمال کرنا چاہیے۔

اب پوچھے گئے سوال کی جانب بڑھتے ہیں، آئیں سوال کی طرف بڑھیں:  
وضاحت کریں کہ متی 25:46، میں ”ہمیشہ کی سزا“ کا کیا مطلب ہے۔

(25) اب ہر ایک، غور سے سنئے، متی: 25:46

اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے.....

(26) اب، سوال یہ ہے، ”پس..... وضاحت کی جائے.....“ اب لفظ ہمیشہ ”اور اینڈ فور ایور سے آیا ہے،“ اور فور ایور کا مطلب ہے ”وقت کی وسعت۔“ جس کا مطلب ہے ”بہت زیادہ وقت،“ یعنی فور ایور۔ اب اگر آپ اسے پڑھیں..... تو مجھے نہیں معلوم کس نے یہ سوالات لکھے ہیں، کیونکہ ان سوالات پر کسی کا نام نہیں لکھا ہوا؛ اور ایسا کرنا ضروری بھی نہیں، مجھے ناموں کی ضرورت نہیں، سمجھے۔

اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے:..... (اب دیکھیں، یہ شریروں کی بات ہو رہی ہے۔)

(27) اب، عزیز-عزیز بھائی جس نے یہ سوال پوچھا ہے، آئیں باقی آیت کو بھی پڑھتے ہیں:  
..... مگر استباز ہمیشہ کی زندگی۔

(28) شریر ہمیشہ کے لیے سزا پائیں گے (یعنی ایک خاص مدت تک)، لیکن راستباز ابدی زندگی پائیں گے۔ آپ کو کبھی بھی ابدی سزا نہیں ملے گی، کیونکہ ایسا ہونہیں سکتا۔ دیکھیں، اگر انہیں ابدی سزا دینی ہے، تو اُنکے پاس ابدی زندگی بھی ہونی چاہیے؛ اور اگر اُنکے پاس ابدی زندگی ہے، تو وہ نجات یافتہ ہیں۔ دیکھیں، ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر آپ اُس سوال پر غور کریں، جو پوچھا گیا ہے..... تو اُسی میں اس کا جواب موجود ہے۔ دیکھیں؟

اور وہ.....

اب توجہ دیں، یہ میرے سامنے ہے:

..... اور وہ.....

(29) اب بیسویں..... بلکہ 44 آیت ہے:

..... تب وہ بھی جواب میں، کہیں گے، اے خداوند، ہم نے کب تجھے بھوکا، یا پیاسا، یا پردیسی، یا ننگا،..... یا بیمار یا قید میں دیکھ کر، تیری خدمت نہ کی؟

اُس وقت وہ-وہ اُن سے جواب میں، کہے گا، میں تم سے سچ کہتا ہوں، چونکہ تم نے ان سب سے..... چھوٹوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا، اس لیے..... میرے ساتھ نہ کیا۔  
اور یہ ہمیشہ کی (ہمیشہ) کی سزا پائیں گے: (یہ شریر ہیں)..... مگر استباز ابدی زندگی۔

(30) کیا آپ فرق دیکھ سکتے ہیں؟ شریروں کو ہمیشہ کی سزا ملے گی، ہمیشہ کا مطلب ہے ”وقت

کی وسعت۔“ اب، اگر ان دونوں باتوں کا ایک ہی مطلب ہوتا، تو پھر کلام میں دونوں کیلئے ایک ہی لفظ لکھا جاتا، ”اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے، اور دوسرے ہمیشہ کی زندگی پائیں گے۔“ دیکھیں؟ یا، ”یہ ابدی سزا پائیں گے، اور دوسرے ابدی زندگی پائیں گے۔“ دیکھیں، اگر ابدی سزا جیسا کچھ ہوتا، تو پھر سدا سدا کیلئے سزا ہوتی، اور پھر ابدی..... اُسکے پاس ابدی زندگی ہوتی؛ اور ابدی زندگی صرف ایک ہی ہے، اور وہ خدا سے آتی ہے۔ ہر وہ چیز جس کا آغاز نہیں ہوا اُس کا اختتام بھی نہیں ہے، لیکن ہر وہ چیز جس کا آغاز ہوا ہے اُس کا اختتام بھی ہے۔ کیا آپ سمجھ گئے میرا کیا مطلب ہے؟

(31) اب، عزیز بھائی کلام خود اس سوال کا - کا جواب دے رہا ہے..... لیکن اگر آپ اس کو لغت میں دیکھیں تو لکھا ہے، ”وہ ہمیشہ کے لیے سزا پائیں گے، اور کاٹے جائیں گے، اور پس اُن کو ہمیشہ کی۔..... آگ میں، یعنی آگ کی جھیل میں ڈال دیا جائے گا۔“ اب، لفظ a-i-n-i-o-n کا مطلب ”سزا کی وسعت۔“ اور یہاں یونانی لغت میں، اس کا مطلب ہے، ”ایک خاص مدت کے لیے سزا،“ یا، ”سزا کا ایک خاص وقت۔“ دیکھیں، ”وہ ایک خاص وقت کے لیے سزا پائیں گے۔“ جو لفظ یہاں استعمال ہوا ہے وہ، a-i-n-i-o-n ہے۔ اور Ainion، کا مطلب ہے ”ادوار، ایک دور، اور مختصر دور۔“ پھر اگر ہم اسے - اسے دوبارہ، انگلش ترجمہ، میں جا کر دیکھیں، تو ہمیشہ کا مطلب ہے ”وقت کی ایک حد۔“ دیکھیں، یہ یونانی زبان سے آیا ہے جس کا مطلب ہے، ”وقت کی ایک حد۔“ اور لفظ ainion، یا a-i-n-i-o-n، کا مطلب ہے ”سزا کے وقت کی ایک حد۔“

(32) لیکن اب آئیں باقی آیت کو بھی پڑھتے ہیں، ”مگر راستباز ابدی زندگی پائیں گے۔“ یہ فرق ہے۔ دیکھیں، ابدی زندگی - لفظ ابدی ”ابدیت سے آیا ہے،“ اور ابدیت کا نہ شروع ہے اور نہ آخر ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے۔ اب یہی اس کا جواب ہے، سمجھے، کیونکہ اگر آپ اس آیت کو غور سے پڑھیں گے، تو اسی کے اندر اس کا جواب ہے۔

(33) ”اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے، مگر راستباز.....“ شریر ہمیشہ کی سزا پائیں گے، اُنہیں ایک خاص وقت تک سزا دی جائیگی؛ شاید ایک ارب سال ہوں، مجھے نہیں معلوم، لیکن آپ کو آچکے گناہوں کی سزا ضرور ملے گی۔ لیکن جیسے حقیقت میں گناہ کا آغاز ہوا تھا، اس کا اختتام بھی ہوگا۔ سزا کا آغاز ہے، اور

اسکا اختتام بھی ہوگا۔ اور دوزخ ابلیس اور اُسکے فرشتوں کے لیے بنایا گیا ہے۔ دیکھیں؟ ٹھیک ہے۔ اب، میرے پاس کچھ اور بھی سوالات ہیں، جنکا میں نے، اگلے چند منٹوں میں جواب دینا ہے، وہ اچھے سوال ہیں، اب آئیں اُنکی طرف بڑھتے ہیں۔

اب، یہاں دیکھتے ہیں: ”مگر بادشاہی کے بیٹے باہر اندھیرے میں ڈالے جائیں گے،“ کیا اسکا مطلب ہے یہ خدا کے ذہن سے باہر نکال دیئے جائیں گے؟

(34) نہیں، یہ اس طرح نہیں ہوگا۔ اب، آپ یہاں شادی کی ضیافت کا حوالہ دے رہے ہیں۔ اب، ”بادشاہی کے بیٹوں“ کے بارے میں یہاں پوچھا گیا ہے۔ بادشاہی کے بیٹے یہودی ہیں، اور انہیں باہر اندھیرے میں ڈالا گیا۔ پس وہ۔ وہ باہر اندھیرے میں ڈالے گئے، اور وہ اُس وقت سے گزرے جہاں رونا چلانا اور دانت پینا تھا۔ انہیں اندھیرے میں ڈالا گیا تاکہ مجھے اور آپکو توبہ کرنے کے لیے وقت مل جائے، لیکن وہ کبھی بھی خدا کے ذہن سے نہیں نکلے۔ کیونکہ خدا کبھی بھی اسرائیل کو بھول نہیں سکتا۔ اور اسرائیل، جو کوئی بائبل پڑھتا ہے، وہ جانتا ہے انہیں ”بادشاہی کے بیٹے“ کہا گیا ہے۔“ دیکھیں، یہ بادشاہی ہے، اسکا وعدہ ہے۔ اور دوسرے لفظوں میں، خدا ایک قوم سے لین دین کر رہا ہے، اور اُس نے اسرائیل کیساتھ لین دین کیا، کیونکہ وہ بادشاہی کے بیٹے ہیں۔

(35) اب، آپکو یاد ہے، اُس نے یہاں کہا ہے، ”ابراہام اور اسحاق اور یعقوب“، آخری وقت میں، ”بادشاہی میں اکٹھے ہوں گے۔“ دیکھیں، کیونکہ ابراہام، اسحاق اور یعقوب بادشاہی میں ہونگے؛ وہ تھے، وہ بادشاہی کے باہر کت لوگ تھے۔ لیکن بادشاہی کے بیٹوں کو باہر اندھیرے میں ڈالا جائیگا۔

(36) اب، یہ حوالہ وہاں سے۔ سے دیا گیا ہے دیکھو دولہا آ گیا، جب دولہا آیا، تو وہ..... تو وہ پانچ کنواریاں خداوند سے ملنے گئیں، اور۔ اور اپنی کٹیوں میں تیل نہ لیا۔ لیکن باقی پانچ نے۔ نے اپنی کٹیوں میں تیل بھر لیا۔ اب، اگر آپ غور کریں، تو یہ یہودی اور غیر قوم کی، ایک بہت ہی خوبصورت تصویر ہے، حالانکہ وہ رد کر دیئے گئے۔ اب آپ اسے یاد رکھیں، ہمیشہ تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں: یہودی، غیر قوم (رسمی)،.....: یہودی، غیر قوم، اور پھر کلیسیا۔ پس اگر آپ ان تینوں کو ملا دیں گے، اور مکاشفہ کو ٹھکرا دیں گے تو پھر آپ یقیناً مشکل میں پڑ جائیں گے۔ کیونکہ اگر ایسا نہیں ہوتا.....



(37) جیسے مسٹر بوہانن نے مجھ سے ایک مرتبہ کہا تھا، کہ، ”بلی، جو کوئی بھی مکاشفہ کو پڑھنے کی کوشش کرے گا اُسے ڈراؤنے خواب آئینگے۔ کیوں،“ اُس نے یہ کہا، ”یہاں زمین پر ایک دُہن ہے، اور۔ اور یہاں ایک سانپ اپنے منہ سے پانی نکال رہا ہے تاکہ اُس کے ساتھ جنگ کرے۔“ اور کہا، ”جب کہ دُہن ٹھیک اسی وقت ایک لاکھ چوالیس ہزار کی صورت میں کھڑی ہوئی ہے“ (یہوواہ وٹنس کی یہ تعلیم ہے) ”اور کوہ سینا پر موجود ہے۔ اور پھر اسی کھڑی دُہن آسمان پر بھی ہے۔“ نہیں، نہیں، آپ غلط ہیں۔

(38) لوگوں کی تین اقسام ہیں۔ دیکھیں، ایک، رد کیے ہوئے یہودی ہیں، اور پھر وہ سوئی ہوئی کنواریاں ہیں جو کہ پانی میں..... یہ عورت کی نسل نہیں ہے، بلکہ یہ عورت کی نسل کا بقیہ ہے جسکے لئے سانپ نے اپنے منہ سے پانی کی ندی بہائی ہے..... مکاشفہ 11۔ اور پھر، وہ، ایک لاکھ چوالیس ہزار یہودی ہیں جو بالکل دُہن نہیں ہیں، وہ یہودی کلیسیا کا بقیہ ہیں۔ اور یہوواہ کے گواہوں کی تعلیم کے مطابق یہ دُہن ہیں، مجھے سمجھ نہیں آتی آپ انہیں کیسے ملاتے ہیں، کیونکہ، یہ بالکل دُہن نہیں ہے۔

(39) اگر آپ مکاشفہ پر غور کریں، تو لکھا ہے، ”وہ کنوارے ہیں۔“ پس وہ خواجہ سرا ہیں۔ اور یہ خواجہ سرا تھے؟ یہ..... یہ خواجہ سرا محل کے محافظ ہوتے تھے جو کہ ملکہ کی حفاظت کرتے تھے، کیونکہ، وہ..... وہ..... کیونکہ وہ آدمی اولاد پیدا نہیں کر سکتے تھے۔ وہ..... کیا آپ نے غور کیا ہے، لکھا ہے، ”اُنہوں نے عورتوں کے ساتھ اپنے آپ کو آلودہ نہیں کیا تھا“؟ وہ ہیکل کے خواجہ سرا تھے۔ اور یہ ایک مخصوص تعداد تھی جنکو خُدا نے یہودیوں میں سے منتخب کیا تھا۔ اب، اگر آپ توجہ دیں..... اگر ہم اس پر تھوڑی دیر اور بات کریں، تو آپ سمجھ جائیں گے، اور آپکے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائیگی.....

(40) اب آئیں مکاشفہ، 7 باب کا مطالعہ کرتے ہیں، اور ہم یہاں دیکھیں گے، کہ..... اُس

نے کیا کہا ہے۔ یہ بہت خوبصورت بات ہے:

اس کے بعد..... میں نے زمین کے چاروں کونوں پر، چار فرشتے کھڑے دیکھے،..... (اب، ہم اسکی مماثلت حزقی ایل 9 سے کر سکتے ہیں، وہاں اُس نے یہودیوں کی تباہی کو دیکھا تھا۔ لیکن یہاں مکاشفہ، 7 باب میں، یہ غیر قوم کی تباہی دیکھ رہا ہے)..... اور میں نے زمین کے چاروں کونوں پر چار

فرشتے کھڑے دیکھے، زمین کی چاروں ہواؤں کو تھامے ہوئے تھے (ہواؤں کا مطلب ہے ”جنگ اور جھگڑے“)..... تاکہ زمین یا سمندر پر..... یا کسی درخت پر ہوانہ چلے۔ (اور اس جنگ کو، ”تھامے ہوئے ہیں“)

(41) اوہ، کاش ہمارے پاس وقت ہوتا کہ ہم اس سوال کی گہرائی تک جاسکتے۔ ایسا ہوا..... یہی وہ جگہ ہے جسے رسل نے کس کر دیا تھا۔ رسل نے نبوت کی تھی، کہ اُس نے اس آمد کو دیکھا ہے۔ اُس نے نبوت کی تھی یہ خُداوند یسوع کی آمد ہے، پس وہ یہ نہیں جانتا کہ یہ۔ یہ تو کلیسیا کا مہر بند ہونا ہے۔ سمجھے؟

(42) اور دیکھیں وہ اس بات پر حیران ہیں کہ کیسے جنگ عظیم..... یعنی پہلی جنگ عظیم ختم ہوئی۔ دیکھیں، وہ نومبر کی گیارہ تاریخ کو ختم ہوئی تھی، اور دن کے گیارہ بجے کا وقت تھا؛ گیارہواں مہینہ تھا، گیارہواں دن، اور گیارہواں گھنٹہ تھا۔ اور فوراً اسکے بعد، کلیسیا پر یسوع نام کا ہپتسمہ اور رُوح القدس کا ہپتسمہ آشکارہ ہو گیا۔ بالکل، اسکے فوراً بعد یہ ہوا تھا۔

(43) اگر آپ اس بات کو مکاشفہ سے دیکھیں، تو آپ کو سمجھ لگ جائیگی کہ کیسے ہم نے اسکو باندھا ہے، اور یہ فلدفلیہ کے زمانے اور لودیکیہ کے درمیان میں ہے۔ پس میتھو ڈسٹ لوگوں کے پاس فلدفلیہ کا زمانہ تھا، جو کہ برادرانہ اُلفت ہے۔ لیکن کلیسیا کا، آخری زمانہ، لودیکیہ کا زمانہ ہے، جو کہ نیم گرم زمانہ ہے۔ اور اُس نے کہا ہے، ”میں نے تمہارے سامنے ایک دروازہ (کھلا ہوا دروازہ) رکھا ہے۔“ ایک کھلا ہوا دروازہ! اور اگر ہم اُن حوالہ جات کی طرف واپس جائیں، تو میں ایک ہی جگہ پورے پیغام کو باندھ دوں گا، تاکہ آپ کو دکھاسکوں۔

(44) غور کریں! یہاں جو انکے پاس ہپتسمہ ہے وہ صرف باپ، بیٹے، رُوح القدس کا ہے، (جس پر اب ہم بات کرنے کو ہیں) اور یہ یقیناً ایک کیتھولک عقیدہ ہے نہ کہ مسیحی عقیدہ ہے۔ نہیں، جناب۔ میرے پاس..... آج رات، ہمیں اس پر بات کرنی ہے؛ اور لغت سے بھی، دیکھیں گے۔ سمجھے؟ جی ہاں، جناب، اور تاریخ سے بھی دیکھیں گے۔ بائبل میں کبھی بھی کسی کو ایسے ہپتسمہ نہیں دیا گیا، اور بائبل کے بعد چھ سو سال تک بھی ایسا نہیں ہوا۔ اور میں اس بات کو کیتھولک کے اپنے عقیدے

سے ثابت کر سکتا ہوں، اُنہوں نے اسکا آغاز کیا تھا، اور چھڑکنا اور اُنڈینا شروع کیا تھا۔

(45) یہ وہاں سے نکل کر ویسلین کلیسیا میں آگیا، اور پھر ویسلین کلیسیا سے میتھوڈسٹ کلیسیا میں آگیا، اور میتھوڈسٹ سے ہپسٹ میں آگیا، اور ہپسٹ اسے آگے لیکر چل رہے ہیں، یہ ایک جھوٹا عقیدہ ہے! اور میں بائبل میں سے آپکو ثابت کر سکتا ہوں کہ بائبل کہتی ہے ”میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں کہ تو زندہ کہلاتا ہے اور مردہ ہے۔“ یہ بالکل ٹھیک بات ہے۔ اور وہ ایسے ہی تھے.....

(46) میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ بائبل ہمیں سیکھاتی ہے کہ وہ پتسمہ کے لیے اُسکا نام استعمال کرتے تھے جب تک تاریک دور نہ آگیا، اور۔ اور چوتھے زمانے کے مطابق..... جو کہ ایک کلیسیائی زمانہ ہے، اور پرگمن کا کلیسیائی زمانہ ہے۔ اور اُس نے فرمایا، اور کہا، اُن پندرہ سو سال کے تاریک زمانوں میں، ہر ایک سے، کہا، ”تمہارے پاس تھوڑی سی روشنی باقی ہے، کیونکہ تم نے میرے نام کا انکار نہیں کیا ہے۔“

(47) پھر جب ہم یہاں دوسرے زمانہ کی طرف آتے ہیں، جو کہ کیتھولک زمانہ ہے، تو یہاں اُس نے کہا، ”تو زندہ“ کہلاتا ہے اور ہے مردہ! اور تم نے میرے نام کا انکار کر دیا ہے۔“ یہاں ہیں آپ۔ دیکھیں؟ ان سب کو ملائیں، تو بائبل میں ایک بہت بڑی، خوبصورت تصویر بنتی ہے۔

(48) اب غور کریں:

..... جو کہ چاروں ہواؤں کو تھا مے ہوئے تھے.....

پھر میں نے ایک اور فرشتہ کو زندہ خُدا کی مہر لئے ہوئے مشرق سے اُپر کی طرف آتے دیکھا:

..... (مُہر)

(49) اب، زندہ خُدا کی مہر کیا ہے؟ اب، آپ ایڈونٹ بھائی کہتے ہیں، ”سبت کے دن کو پاک ماننا ہے۔“ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے یہ بائبل میں سے دکھائیں۔ یہ نہیں ہے۔ یہ کسی جگہ بھی نہیں ہے..... یہ۔ یہ ایک مُہر ہے.....

(50) پس اگر آپ افسیوں 30:4 کو پڑھیں، آئیں اسے جلدی سے پڑھتے ہیں، تاکہ معلوم ہو جائے کہ زندہ خُدا کی مہر کیا ہے۔ افسیوں 30:4 میں لکھا ہے، ”اور خُدا کے پاک رُوح کو رنجیدہ نہ

کرو جس سے تم پر مخلصی کے دن کے لیے مہر ہوئی۔“ نہ کہ اگلی بیداری تک کے لیے، بلکہ ابدی تحفظ کیلئے (اوہ- ہو)۔ ”خدا کے پاک رُوح کو رنجیدہ نہ کرو جس سے تم پر مخلصی کے دن کے لیے مہر ہوئی۔“ دیکھیں اگر افسیوں 30:4 میں یہ نہیں لکھا ہے، تو پھر آپ حاشیہ میں پڑھیں اور اس بات کو پورے کلام میں تلاش کریں، اور دیکھیں۔ اب، ”مخلصی کے دن کے لیے مہر ہوئی ہے۔ پس یہی وہ زندہ خدا کی مہر ہے۔“

(51) اب، یاد رکھیں، رُوح القدس یا پاک رُوح کے بپتسمے کے بارے میں پہلی جنگِ عظیم کے بعد تک بھی نہیں سکھایا گیا تھا۔ پس ہم- ہم نے اپنی گولڈن جوبلی منائی، چالیس سالہ، یا جشن کا چالیسواں سال منایا۔

..... اُس نے اُن چاروں فرشتوں سے جنہیں زمین اور سمندر کو ضرر پہنچانے کا اختیار دیا گیا تھا، بلند آواز سے پکار کر کہا،

جب تک، ہم، اپنے خدا کے بندوں کے ماتھے پر، مہر نہ کر لیں، زمین اور سمندر اور..... (اب ہم آپ کے سوال کی طرف آرہے ہیں، ”بچے“، دیکھیں)..... درختوں کو ضرر نہ پہنچانا۔ (کسی کو نقصان نہ پہنچانا، زمین کو تباہ نہ کرنا، کسی بھی ایٹم بم کو پھٹنے نہ دینا، ان میں سے کسی کام کو بھی پورا نہ ہونے دینا جب تک خدا کے بندوں پر مہر نہ لگ جائے)

(52) اب، آئیں تھوڑا پیچھے چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کیا ہوا تھا، اور- اور عالمی جنگ کے زوال، کے دوسرے والیم میں کیا لکھا ہے، جب جنرل ایلن بی لڑتے لڑتے یروشلم کے قریب پہنچ گیا تھا، تو اُس نے انگلینڈ کے بادشاہ سے رابطہ کر کے، کہا، ”میں اس شہر پر حملہ نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ یہ مقدس جگہ ہے۔“ اُس نے کہا، ”میں کیا کروں؟“

(53) بادشاہ نے کہا، ”دُعا کرو۔“

(54) اور اُس نے دوبارہ چڑھائی کی، اور جب وہ ایسا کر رہے تھے، اُنہوں نے کہا، ”ایلن بی آرہا ہے۔“ پس جو مسلمان وہاں تھے، اُنہیں لگا کہا گیا ہے، ”اللہ آرہا ہے۔“ پس اُنہوں نے ایک سفید جھنڈے کو لہرایا اور اپنے آپ کو اُنکے حوالے کر دیا اور اس طرح ایلن بی کوئی بھی گولی چلائے بغیر

یروشلیم میں داخل ہو گیا، پس نبوتوں کے مطابق، یہ بالکل درست بات ہے، اور پھر اُس جگہ کو یہودیوں کے حوالے کر دیا گیا۔

(55) پھر انہوں نے ہٹلر کو کھڑا کر دیا تا کہ یہودیوں کو اذیت دے، اور پوری دنیا میں، پس وہ اُنکے پیچھے پڑا رہا۔

(56) اور بائبل ہمیں بتاتی ہے ”خدا انہیں عقاب کے پروں پر بٹھا کر واپس لے آئیگا۔“ اور جب انہوں نے واپس آنا شروع کیا..... تو لائف میگزین نے کچھ ہفتے پہلے ہی اُنکے بارے میں بتایا ہے، وہاں سے وہ اُن یہودیوں کو ہزاروں کی تعداد میں، واپس یروشلیم میں لے کر آئے تھے، پس وہ وہاں گئے اور بزرگوں کو اپنی کسروں پر اٹھا کر لائے۔ انہوں نے انٹرویو دیئے تھے۔ میرے پاس اُنکی ایک چھوٹی سی ویڈیو اور کچھ تصاویر ہیں۔ پس انہوں نے بتایا..... وہاں داؤد کا چارستاروں والا جھنڈا لہرایا گیا، اُسے وہاں لہرایا گیا؛ جو کہ دُنیا کا سب سے پرانا جھنڈا ہے، اور دو ہزار سال میں پہلی مرتبہ اسے لہرایا گیا تھا۔

(57) یسوع نے کہا، ”جیسے انجیر کی کونپلیں نکلتی ہیں، ویسے ہی جب تک یہ سب باتیں نہ ہولیں یہ نسل ہرگز تمام نہ ہوگی۔“

(58) پس جب وہ بزرگوں کو واپس لا رہے تھے، تو پوچھا، ”کیا تم واپس اپنے دیس میں مرنے آ رہے ہو؟“

(59) کہا، ”نہیں، ہم تو مسیحا کو دیکھنے آ رہے ہیں۔“

(60) اور، بھائی، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں، ہم دروازہ پر کھڑے ہیں! وہاں وہ خادم ہیں جو اُس پار انتظار کر رہے ہیں۔ یہ اُن یہودیوں کا گروہ نہیں ہے جو آپ کو نکلتی دانتوں کے لیے دھوکا دیتے اگر وہ ایسا کر سکتے، دیکھیں وہ ایسے یہودیوں کی بات نہیں کر رہا۔ بلکہ یہ اُنکی بات ہو رہی ہے جو دوسری طرف کھڑے ہیں جنہوں نے۔ نے شریعت اور باقی باتوں پر عمل کیا ہے، لیکن اس بات سے ناواقف تھے کہ مسیحا آیا تھا۔

(61) اور بھائی..... ہم سٹوک ہوم میں تھے، اور بھائی پطرس نے، اُنکے لئے لاکھوں نئے عہد

نامے بھیجے تھے، اور پس جیسے ہی انہیں وہ حاصل ہوئے انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔ انہوں نے کہا، ”دیکھیں، اگر یہی مسیحا ہے، تو پھر ہم اس میں نبی کا نشان دیکھیں گے، اور ہم اس کا یقین کر لینگے۔“ (62) میری خدمت کی کیا ہی ترتیب ہے! یروشلیم کے دروازوں میں، داخل ہونے سے دو گھنٹے پہلے، میں قاہرہ، مصر میں تھا۔ پس میں وہاں سیر کر رہا تھا، اور رُوح القدس نے مجھ سے کہا، ”دیکھ ابھی مت جانا۔“

(63) میں نے سوچا، ”شاید یہ میری اپنی سوچ ہے۔ کیونکہ میں ٹکٹ خرید چکا ہوں، اور میں اب سفر میں ہوں۔ وہاں آدمیوں کا، ایک پورا گروہ، اور سکول، اور دیگر لوگ مجھ سے ملنے کے منتظر تھے۔“ (64) میں مزید تھوڑا سا اور آگے گیا، اور رُوح القدس نے پھر مجھ سے کہا، ”مت جانا! تو وہاں مت جانا۔“

(65) اور میں اپنے ٹکٹ ایجنٹ کے پاس گیا، اور کہا، ”میری ٹکٹ کینسل کر دو۔ میں اب ایتھنز، یونان، مارس ہل پر جاؤنگا۔“

(66) ایجنٹ نے کہا، ”لیکن، جناب، آپ کی ٹکٹ تو یروشلیم کی ہے۔“ (67) میں نے کہا، ”میں اب یروشلیم نہیں ایتھنز جاؤنگا۔“ کیونکہ رُوح القدس مجھے انتظار کرنے کو کہہ رہا ہے، اور وہ گھڑی ابھی تک نہیں آئی کہ میں وہاں جاؤں۔ پس یہ ٹھیک وقت نہیں ہے۔ (68) غور کریں:

..... کہ جب تک ہم اپنے خدا کے بندوں کے ماتھے پر مہر نہ کر لیں،  
کہ جب تک ہم، ..... اپنے خدا کے ..... بندوں کے ماتھے پر مہر نہ کر لیں زمین کو ضرر نہ پہنچانا۔ (ہر کسی کو یہ معلوم ہے کہ یہ رُوح القدس کی مہر ہے؛ غور کریں)  
اور جن پر مہر کی گئی میں نے اُن کا شمار سنا: ..... (اب، اگر یہ یہودی نہیں ہیں، تو پھر غور سے سنیں) ..... کہ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی۔ (ان میں سے ایک بھی غیر قوم کا نہیں ہے۔ یہی آخری وقت کی بات ہے)  
(69) دیکھیں! یہوداہ کے قبیلے میں سے، بارہ ہزار؛ روبن کے قبیلے میں سے، بارہ ہزار؛ اور پھر

آگے، جد کے، بارہ ہزار، پھر نفتالی، سے۔ سے۔ سے آشرتک، اور۔ اور پھر زبولون سے، اسرائیل کے پورے بارہ قبیلوں تک۔ اور اگر بارہ کو بارہ سے ضرب دیں تو کتنے بنتے ہیں؟ ایک لاکھ چوالیس ہزار۔ یہ ہیں آپ کے ایک لاکھ چوالیس ہزار، یہودی! نہ کہ غیر قوم، بلکہ یہودی! اور انکا دلہن سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ پس یہوواہ کے گواہوں کا یہ عقیدہ غلط ہے۔ بائبل ہمیں بالکل سادہ طریقے سے بتاتی ہے کہ وہ ”یہودی ہیں“ نہ کہ غیر قوم۔ یہ خدا کے بندے ہیں، اور کبھی بھی غیر قوم کو بندے نہیں کہا گیا۔ ہم اُسکے بیٹے اور بیٹیاں ہیں، بندے نہیں۔

(70) اب آئیں باقی حصہ پڑھتے ہیں۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے ایک شخص تربوز کھا رہا ہو، اور کہے، ”یہ بہت اچھا ہے، مجھے تھوڑا اور کھانا ہے۔“ ٹھیک ہے، خدا نے یہاں کافی کچھ کھانے کے لیے رکھا ہوا ہے۔ اب، غور کریں۔ آئیں، اب 8 آیت کو پڑھتے ہیں:

اور زبولون کے قبیلہ..... میں سے بارہ ہزار۔ پھر یوسف کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار۔ پھر نہیمین کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پرمہر کی گئی۔

(71) دیکھیں، یوحنا، ایک یہودی ہوتے ہوئے، ہر ایک کو پہچان گیا، اُس نے اسرائیل کے بارہ قبیلوں کو دیکھا؛ ہر ایک قبیلہ میں سے بارہ ہزار، بارہ ضرب بارہ ایک لاکھ چوالیس ہزار بنتے ہیں۔ یہاں ہیں آپ، یہ کلیسیا نہیں، بلکہ یہ یہودی ہیں۔ بائبل یہاں کہتی ہے، یہ تمام ”اسرائیلی بچے تھے“ اور ہر ایک قبیلہ کو نامزد کیا گیا ہے۔

(72) اب 9 ویں آیت، کو دیکھتے ہیں:

اسکے بعد (اب یہاں دلہن آتی ہے).....

ان باتوں کے بعد،..... جو میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں، کہ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور امت اور اہل زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ ہے، جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا،.....

(73) وہاں آپ کی ہیکل کے خواجہ سرا ہیں، وہ صرف ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں، بہت ہی چھوٹی تعداد ہے، اور محل کے تھوڑے سے محافظ ہیں جو کہ دلہن کے ساتھ ہونگے، یہ۔ یہ دلہن کی حفاظت کیلئے ہیں۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار، دلہن کی حفاظت کے لیے ہیں؛ اور یہ ہیکل کے خواجہ سرا ہیں۔

(74) دیکھیں! یقیناً، مجھے معلوم ہے کہ آپ وہاں پیچھے 14 ویں آیت میں جائیں گے، اور کہیں گے، ”دیکھیں، لیکن وہ دُلبہن کے ساتھ ہیں.....“ یقیناً ایسا ہے! ملکہ جہاں بھی جاتی تھی خواجہ سرا ہمیشہ اُسکے ساتھ جاتے تھے۔ یہ درست ہے! لیکن وہ کیا تھے؟ وہ صرف محافظ تھے، اور کلام نے اُنکے بارے میں بالکل یہی فرمایا ہے۔

(75) غور کریں:

ان باتوں کے بعد..... جو، میں نے، نگاہ کی، تو دیکھتا ہوں، کہ ہر ایک قوم،..... اور قبیلہ،..... اور اُمت اور اہل زبان کی ایک ایسی بڑی بیٹھڑ ہے جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا،..... (یہاں آپ کی غیر قوم دُلبہن آتی ہے، ٹھیک ہے)..... برے کے سامنے..... کھڑی ہوئی ہے، (یہ اُنکا نجات دہندہ ہے، برہ ہے، نہ کہ شریعت: برہ، یعنی فضل ہے)..... سفید جامے پہنے ہوئے،..... (تھوڑی دیر میں، اس پر غور کرتے ہیں، کہ آیا سفید جامے مقدسوں کی راستبازی ہے یا نہیں)..... اور کھجور کی ڈالیاں ہاتھوں میں لئے کھڑی ہے؛

اور بڑی آواز سے چلا چلا کر کہتی ہے،..... (اگر یہ پینٹی کا سٹل بیداری نہیں، تو پھر مجھے نہیں معلوم یہ کیا ہے)..... کہ، نجات ہمارے خُدا کی طرف سے ہے، جو تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور برہ کی طرف سے ہے۔

اور سب فرشتے اُس تخت، اور بزرگوں اور چاروں جانداروں کے گردا گرد کھڑے تھے،..... پھر وہ تخت کے آگے..... منہ کے بل گر پڑے، اور خُدا کو سجدہ کر کے کہا،  
کہ، آمین: حمد..... اور تجبید..... اور حکمت..... اور شکر..... اور عزت..... اور قدرت، اور طاقت، ابد الابد ہمارے خُدا کی ہو۔ آمین۔

(76) ایسے لگ رہا ہے جیسے کپ کی عبادت ہو رہی ہیں، کیا ایسا نہیں ہے؟ جلد ایسا ہوگا! یہ کون تھے؟ کیا یہ ایک لاکھ چوالیس ہزار تھے؟ بالکل نہیں! ایک ایسی بھیڑ تھی جس کا کوئی شمار نہیں تھا..... وہاں ہر ایک قوم، اُمت، اور اہل زبان تھی۔ میرے پیارے دوست، کیا آپ اسے دیکھ نہیں سکتے ہیں؟  
(77) اب آئیں، آگے بڑھتے ہیں۔ دیکھیں:



اور بزرگوں میں سے، ایک نے مجھ سے کہا، کہ یہ سفید جامہ..... پہنے ہوئے کون ہیں؟ اور کہاں سے آئے ہیں؟

(78) ایک بزرگ نے یوحنا سے کہا، جو کہ ایک یہودی تھا اور جس نے ایک لاکھ چوالیس ہزار کو پہچان لیا تھا، کہا، ”اب، کیا تم انہیں جانتے ہو، یہ سب یہودی ہیں۔ لیکن یہ کون ہیں؟ اور یہ کہاں سے آئے ہیں؟“ غور کریں بزرگ نے کیا کہا؟ ”بزرگوں میں سے ایک نے جواب دیا،“ (یہ وہ بزرگ ہیں جو تخت کے آگے ہیں) ”اور مجھے جواب دیا، کہا، ”یہ کون ہیں جو سفید جامہ پہنے ہوئے ہیں؟ اور یہ کہاں سے آئے ہیں؟ اب، ہم یہودیوں اور ان کے عہد اور باقی باتوں کو جانتے ہیں، لیکن یہ کہاں سے آئے ہیں؟“ اب غور کریں:

میں نے اُس سے کہا، جناب، یہ آپ ہی جانتے ہیں۔ (”میں۔ میں۔ میں نہیں جانتا،“ یوحنا نے کہا، ”یہ میرے بس کی بات نہیں۔ میں نہیں جانتا۔“) اُس نے مجھ سے کہا یہ وہی ہیں جو اُس بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں، (”بہت سارے خطروں اور آزمائشوں، اور پریشانیوں اور پھندوں سے نکل کر آئے ہیں، میں بھی ان سے نکلا ہوں۔“ دیکھیں؟)..... یہ بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں، اور انہوں نے اپنے جامے،..... (چرچ میں؟ کیا یہ بات ٹھیک ہے؟)..... بڑھ کے خون سے دھو کے سفید کئے ہیں۔

..... یہ خُدا کے تخت کے سامنے ہیں، اور اُس کے مقدس میں رات دن اُسکی خدمت کرتے ہیں..... (میرے گھر میں کون میری خدمت کرتا ہے؟ میری بیوی۔ کیا یہ درست ہے؟)..... اُس کی ہیکل میں..... (میرے ساتھ کون رہتا ہے اور میرے مال کی دیکھ بھال کرتا ہے، میری بیوی۔ بس وہی ایک ہے جو میرا خیال رکھتی ہے، اور میرے کپڑے دھوتی ہے، اور میرے لیے ہر چیز کو تیار کرتی ہے)..... اور جو تخت پر بیٹھا ہے وہ اپنا خیمہ اُن کے اوپر تانے گا۔ (اوہ، میرے خُدا، غور سے سنیں!) اس کے بعد نہ کبھی اُن کو بھوک لگے گی،..... (ایسا لگتا ہے انہوں نے کافی کھانے چھوڑ دیئے ہیں)..... نہ پیاس؛ اور نہ کبھی اُن کو دھوپ ستائے گی، اور نہ گرمی۔

کیونکہ جو بڑھ تخت کے بیچ میں ہے وہ اُن کی گلہ بانی کریگا، اور انہیں آب حیات کے چشموں کے

پاس لے جایگا: اور خدا اُنکی آنکھوں کے سب..... آنسو پونچھ دیگا۔ (یہاں دُہن ہے، یہ دُہن ہے۔) (79) یہاں آپکے ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں جو کہ آپکے خدمتگار ہیں۔ پس ”بادشاہی کے بیٹے“ یہاں ہیں، عزیز بھائی جس نے یہ سوال پوچھا ہے، یہ بات ہے..... یہ بہت اچھا سوال ہے۔ شاید مجھے لگ رہا ہے کہ میں نے پیچھے کچھ چھوڑ دیا ہے..... شاید ایسا ہی ہے، پس ”وہ باہر نکالے جائیں گے“ اسکا مطلب یہ نہیں کہ وہ خدا کے ذہن سے باہر نکالے جائیں گے۔ وہ ایک مدت کے لیے رُوحانی برکات سے باہر نکال دیئے جاتے ہیں۔ دیکھیں، صرف ایک خاص وقت کے لیے۔

(80) کیونکہ، جب نبی نے اسرائیل کو اس دن میں آتے دیکھا جس میں وہ آرہے تھے، تو اُس نے کہا، ”پس، کیا اسرائیل سبت سے دُور ہو جایگا، کیونکہ۔ کیونکہ وہ دوسرے دنوں کی طرح سبت والے دن بھی خرید و فروخت کرتے ہیں، اور باقی تمام کام کرتے ہیں؟“ اُس نے کہا، ”پس، کیا تو۔ کیا تو ہمیشہ..... کیا تو ہمیشہ کیلئے اسرائیل کو بھول جایگا؟“

(81) اُس نے کہا، ”آسمان کتنا اُونچا ہے؟ اور زمین کتنی گہری ہے؟ اسے اُس لکڑی سے ناپ جو تیرے سامنے پڑی ہوئی ہے۔“

اُس نے کہا، ”میں یہ نہیں کر سکتا!“

(82) اُس نے کہا، ”تو پھر میں بھی اسرائیل کو کبھی بھول نہیں سکتا۔“ یقیناً میں ایسا نہیں کر سکتا! اسرائیل کو بھولایا نہیں جاسکتا۔

(83) دیکھیں، پس آپ غور کریں، ہمیشہ اور ابدی دو مختلف باتیں ہیں۔ اسرائیل کو باہر نکالا گیا تھا، لیکن وہ خدا کے ذہن سے باہر نہیں نکلے تھے۔ اور پولس اسکی یہاں بات کرتا ہے، اگر میرے پاس..... مزید تھوڑا اور وقت ہوتا تو میں اس پر سکھاتا، پس آئیں فوراً ایک اور حوالے کی طرف بڑھتے ہیں..... اس وقت جو بات میرے ذہن میں ہے، میں آپکو وہ بتانا چاہتا ہوں، آئیں دیکھتے ہیں۔

(84) پولس یہاں بتا رہا ہے، ہم جو غیر قوم ہیں متوجہ ہوں، ہم کیا کرتے ہیں، اور کیسے چلتے ہیں۔ دیکھیں؟ کیونکہ اگر خدا نے پہلی ڈالی کو نہیں بخشا، تو پھر دیکھو، وہ ہمیں بھی ایسا نہیں کرنے دیگا، غور کریں،..... پس اسرائیل، کو ایک خاص وقت کے لیے اندھا کیا گیا ہے، اُس نے کہا ہے۔ ایک خاص

وقت کے لیے، اسرائیل کو اندھا کر دیا گیا۔ یہ درست ہے، لیکن اُنکی آنکھوں سے پردہ اُٹھایا جائیگا۔ اور یہ تب ہوگا جب غیر قوم کا آخری شخص خُدا کی بادشاہی میں پیدا ہو جائیگا، پھر اُن کی آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا جائیگا۔ وہ کہیں گے، ”یہ تو مسیحا ہے جسکے ہم منتظر تھے۔“ یہ سچ ہے، لیکن تب غیر قوم والوں کیلئے دروازہ بند ہو جائیگا (کشتی کو۔ کو بند کر دیا جائیگا)، پھر اُس وقت غیر قوم والوں کے لیے فضل مزید باقی نہ۔ نہ رہیگا۔

(85) اب، میں نے ایک ہی سوال پر بہت زیادہ وقت لے لیا ہے۔ اور کوئی کہہ سکتا ہے، ”آپ میرے سوال پر کب آئیں گے۔“ اب، ہم جلدی سے آگے بڑھتے ہیں اور دیکھتے ہیں اگلا سوال ہم لے سکتے ہیں یا نہیں۔

(86) ٹھیک ہے، یہاں ایک۔ ایک کافی لمبا سوال ہے۔ اور یہ جس بھی بھائی یا بہن نے پوچھا ہے، یا جو کوئی بھی ہے، اس سوال کا ہر حصہ بہت اچھا ہے۔

53- کیا یہ سچ ہے کہ خُداوند یسوع نے پوری دُنیا کے لیے جان نہیں دی، مطلب ہر ایک کے لیے جو دُنیا میں ہے، بلکہ صرف اُنکے لیے..... (اب، میں اسے بیان کروں گا، لیکن جس کسی عورت، یا مرد یا عورت، جس کسی نے بھی یہ لکھا ہے، یوں لگتا ہے یہ سوال کسی خاتون نے لکھا ہے۔)..... بلکہ کیا دُنیا میں یہ۔ یہ وہ لوگ ہیں، جو باپ نے اُس کو دیئے تھے؟ کیا یہ وہ ہیں جو بنائے عالم سے پیشتر تھے، اور جنہیں خُدا نے ابدی زندگی کے لیے مقرر کیا تھا، اور اپنی خوشنودی کے لیے اُنکو مخصوص کیا تھا؟

(87) یقیناً، یہ درست ہے! یہ بالکل درست ہے۔ اور یسوع مواتھا..... نہ کہ صرف..... اُسکا ایک مقصد تھا:

(88) آئیں اسے دیکھتے ہیں، میرا خیال ہے..... میرا۔ میرا خیال ہے کہ اُنھوں نے یہ پڑھا ہے..... کیونکہ اس پر ایک سوال اُٹھتا ہے:

54- پس کلام ہمیں کسی بھی شک کے بغیر یہ بتاتا ہے کہ ایسے لوگ بھی ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو بچائے نہیں جائیں گے۔ حالانکہ.....

(89) یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کلام ہمیں بتاتا ہے کہ ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں خُدا نے پہلے سے سزا

کے لیے مقرر کیا ہوا ہے۔

(90) کیا آپ اسے پڑھنا چاہیں گے، تو پھر یہ بات آپکے ذہن سے ہمیشہ کیلئے باہر نکل جائے گی؟ ٹھیک ہے، اب آئیں یہوداہ کی۔ کی کتاب کی طرف چلتے ہیں، کہ یہوداہ یہاں کیا کہہ رہا ہے۔ یہوداہ، کی طرف سے جو یسوع مسیح کا بندہ، اور یعقوب کا بھائی ہے، اُن بلائے ہوؤں کے نام جو خُدا باپ، میں عزیز اور یسوع مسیح، کے لیے محفوظ ہیں:

(91) دیکھیں وہ یہاں کس سے مخاطب ہے؟ کسی گنہگار سے نہیں، نہ ہی کسی بشارتی عبادت سے، بلکہ اُن سے جو مقدس اور بلائے گئے ہیں۔ دیکھیں، وہ جو پہلے سے بادشاہی میں ہیں۔ رحم، اور اطمینان، اور محبت، تم کو زیادہ حاصل ہوتی رہے۔

اے پیارو،..... جس وقت میں تم کو اُس نجات کی بابت لکھنے میں کمال کو کوشش کر رہا تھا، جس میں ہم سب شریک ہیں، تو میں نے تمہیں یہ نصیحت لکھنا ضرور جانا..... کہ تم اُس ایمان کے واسطے جانفشانی کرو جو مقدسوں کو ایک ہی بار سونپا گیا تھا۔

کیونکہ بعض ایسے شخص چپکے سے ہم میں آ ملے ہیں، جنکی اس سزا کا ذکر قدیم زمانہ میں پیشتر سے لکھا گیا تھا،..... (کیسے؟)..... یہ بے دین ہیں اور ہمارے خُدا کے فضل کو شہوت پرستی سے بدل ڈالتے ہیں،.....

(92) جنہیں قدیم سے مقرر کیا گیا تھا! ایسا نہیں ہے کہ خُدا تخت پر بیٹھ جائے، اور کہے، ”میں اس شخص کو بچاؤں گا، اور اُس شخص کو مجرم ٹھہروں گا۔“ ایسا بالکل نہیں ہے! خُدا امر گیا، اور جب یسوع نے جان دی، تب اُس کفارے نے پوری زمین پر ہر ایک شخص کو ڈھانپ لیا۔ لیکن خُدا، اپنے پیشگی علم سے..... نہ کہ وہ ایسا کریگا..... وہ نہیں چاہتا کہ کوئی بھی ہلاک ہو۔ بلکہ وہ چاہتا ہے کہ ہر ایک بچ جائے۔ کیونکہ یہی اُس کا ابدی مقصد تھا۔ لیکن اگر وہ خُدا ہے، تو پھر وہ جانتا تھا کہ کون بچایا جائیگا اور کون بچایا نہیں جائیگا۔ اگر وہ اس بات سے ناواقف تھا، تو پھر وہ لامحدود خُدا نہیں تھا۔ پس بائبل ہمیں یہ سکھاتی ہے۔ اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں.....

(93) اگر ہمارے پاس وقت ہوتا تو ہم رومیوں، 8 باب دیکھتے، اور آپ اسے پڑھ سکتے۔

اور رومیوں، 9 باب، اور بائبل میں سے باقی بہت سے حوالے دیکھتے۔ پھر افسیوں، 1 باب میں بھی یہ بات ہے۔ وہاں آپ خُدا کے انتخاب کو دیکھ سکتے ہیں، تاکہ ثابت قدمی سے کھڑے ہو سکیں، خُدا نے ہمارے ساتھ غیر مشروط عہد کیا ہے یسوع نے اُنکے لئے جان دی جنہیں خُدا اپنے پیشگی علم کے مطابق پہلے سے جانتا تھا۔ سمجھ؟

(94) یہ مت کہیں، ”خیر، آپ کہتے ہیں کیا خُدا کو یہ نہیں معلوم کہ کون سی عورت بچائی جائے گی اور کون سی نہیں؟“ خُدا جانتا تھا کہ آپ بچائے جائیں گے، خُدا دنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے جانتا تھا، آپ بچیں گے یا نہیں، ورنہ وہ خُدا نہیں۔

(95) کیا آپ جانتے ہیں لفظ لامحدود کا مطلب کیا ہے؟ غور کریں..... اور اسے لغت میں دیکھیں اور ڈھونڈیں کہ لفظ لامحدود کا مطلب کیا ہے۔ کیونکہ، وہ ہر ایک پسو کو جانتا تھا جو زمین پر ہوگا، وہ ہر ایک مکھی کو، ہر ایک مچھر کو، ہر ایک جرثومے کو جانتا تھا۔ وہ ان سب سے واقف تھا اس سے پہلے کہ وہ پیدا ہوتے، ورنہ وہ خُدا نہیں تھا۔ یقیناً، وہ اس سے واقف تھا۔ ٹھیک ہے۔

(96) پس، پھر، خُدا یہ۔ یہ نہیں کہہ سکتا، ”میں تجھے لونگا، اور تجھے جہنم میں پھینک دوں گا؛ اور میں تجھے لوں گا، اور آسمان پر بھیج دوں گا۔“ خُدا چاہتا ہے کہ آپ دونوں ہی آسمان پر جائیں۔ لیکن وہ اپنے پیشگی علم سے جانتا تھا کہ ایک شرارتی، اور دوسرا ایک اچھا مستی ہوگا۔ سمجھ؟ اس لیے اُس نے یسوع کو بھیجا کہ وہ جان دے، اور اُسے بچا جسے وہ اپنے پیشگی علم سے جانتا تھا کہ وہ بچایا جائیگا۔ کیا آپ کو یہ بات سمجھ آ گئی ہے؟

اب یہاں دیکھیں:

کلام ہمیں کسی بھی شک کے بغیر بتاتا ہے کہ یہ وہ ہیں جو بچائے نہیں جائیں گے۔

55۔ پس کفارے نے..... آدم کی ساری نسل کو ڈھانپ لیا، لیکن کچھ کھو گئے کیونکہ انہوں نے خود اُس وعدہ کو نہ لیا، یا اُس مہیا کردہ چیز کو نہ لیا..... شاید..... آزاد..... کیا وہ..... قادر مطلق خُدا کے ابدی مقاصد اور منصوبوں سے زیادہ طاقتور ہوگا؟ کیا ایسا ہوگا..... (اب دیکھیں یہ شخص، دوسرے سوال میں، یہ پوچھ رہا ہے۔) کیا انسان کی آزاد مرضی قادر مطلق خُدا کے ابدی مقاصد اور منصوبوں سے زیادہ

## طاقتور نہ ہوگی؟

(97) نہیں، میرے بھائی یا بہن۔ یقیناً ایسا نہیں ہے! اُس سے زیادہ طاقت ور کوئی چیز بھی نہیں ہے..... انسان کی مرضی کا خُدا کی عدالت کے ابدی مقصد کے ساتھ موازنہ نہیں کیا۔ کیا جاسکتا ہے۔ دیکھیں، ایسا بالکل بھی نہیں ہو سکتا ہے۔

(98) اب، آپ کا پہلا سوال ٹھیک تھا۔ لیکن دوست، دوسرا سوال ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ دیکھیں، غور کریں یہاں کیسے لکھا ہوا ہے، سمجھ گئے ہیں: ”کیا انسان کی آزاد مرضی قادرِ مطلق خُدا کے ابدی مقاصد اور منصوبوں سے زیادہ طاقتور نہ ہوگی؟“ دیکھیں، یقیناً نہیں۔ کیسے انسان کی مرضی قادرِ مطلق خُدا کے مقصد سے زیادہ طاقتور ہو سکتی ہے؟ ایک شخص اپنی جسمانی حالت میں اپنی مرضی پوری کر سکتا ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے، لیکن وہ ابدی، اور کامل خُدا سے زیادہ طاقت ور کیسے ہو سکتی ہے؟ یقیناً نہیں! توجہ دیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ ابدی خُدا، کا مقصد کامل ہے، کیسے آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک۔ ایک جسمانی شخص ایسا ہو سکتا ہے، اس سے فرق نہیں پڑتا (کہ وہ کتنا طاقتور ہے)، اُسکے مقاصد کا اس سے موازنہ نہیں کیا جاسکتا: کیونکہ۔ کیونکہ وہ ابدی اور قادرِ مطلق خُدا کا۔ کا مقصد ہے۔

(99) [ایک بہن بھائی برتنہم سے بات کرتی ہیں۔ ایڈیٹر۔ جی۔] ”میں معافی چاہتی ہوں۔ میں صرف ایک سوال پوچھنا چاہتی تھی، اور آپ۔ آپ اسے ٹھیک طریقے سے نہیں سمجھے کہ میرا کیا مطلب تھا۔“ [اچھا، ٹھیک ہے، بہن جی۔] ”میں اس بات پر بالکل ایمان نہیں رکھتی، مگر میرا پوچھنے کا مطلب یہ ہے کہ کیا خُدا کا ابدی مقصد انسان کی آزاد مرضی پر غالب آ سکتا ہے۔“

(100) یہ ٹھیک ہے۔ اوہ، دیکھیں، میں۔ میں نے اسے غلط پڑھا ہے، سمجھے۔ ٹھیک ہے۔ ہاں، بہن جی، پھر آپ بالکل ٹھیک ہیں۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ کا۔ آپ کا سوال یہ تھا۔ ٹھیک ہے۔ لیکن، آئیں، دیکھتے ہیں میں نے اسے کہاں رکھا ہے، سمجھے..... میں اسے دیکھتا ہوں، ”آدم کی نسل کو ڈھانپ لیا، اور اُن میں سے۔ سے کئی کھو گئے کیونکہ اُنہوں نے خود۔ خود اُسکی مہیا کردہ چیز کو نہ لیا، کیا ایسا نہیں لگتا کہ انسان کی آزاد مرضی قادرِ مطلق خُدا کے ابدی مقاصد اور منصوبے کی نسبت بہت زیادہ طاقتور تھی؟“ دیکھیں، میں۔ میں آپ کے خیال کو ٹھیک طریقے سے سمجھ نہیں پایا تھا۔ جی ہاں، قادرِ مطلق

خُدا کا ابدی مقصد ہے۔ ٹھیک ہے، تو پھر یہ حل ہو گیا ہے۔

(101) میرے خیال سے سب کو سمجھ آ گئی ہے۔ کیا آپ کو سمجھ آ گئی ہے، تو پھر اپنے ہاتھوں کو بلند

کریں۔ یہ یہ قادر مطلق خُدا کا ابدی مقصد ہے، یقیناً جو انسان کر سکتا ہے یہ اُس سے بہت۔ بہت ہی بالاتر ہے۔

اب:

56۔ میں پانی کے پتے کو واضح سمجھ نہیں پایا ہوں، جو متی کے..... 28 ویں باب کی، 19 آیت

میں ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

(102) خیر، دیکھیں، ہو سکتا ہے اس میں مجھے ایک منٹ بھی نہ لگے۔ کیا کوئی میرے ساتھ اس

حوالہ کو نکالے گا، متی، 28 باب، اور اُس کی 19 آیت ہے۔ پس ہم معلوم کریں گے، یہ کونسا شخص

ہے..... پچیس..... اب، یہ بات آپ کو بہت ہی مضبوط بنا دے گی اگر آپ اسکے ساتھ کھڑے رہیں

گے۔ آپ دیکھیں کہ، یہ بہت اچھی بات ہے۔ یہ کوئی بشارتی بات نہیں ہے، لیکن یہ.....

(103) اب ہم یہاں پر..... اب لوگ یہاں کہنے کی کوشش کرتے ہیں، ”کہ بائبل میں تضاد

ہے۔“ دیکھیں اب میں چاہتا ہوں کہ کوئی..... متی 19:28 نکالے۔ یا، نہیں، میں چاہتا ہوں کوئی متی

19:28 نکالے۔ اور پھر میں چاہتا ہوں کوئی اعمال 2:38 نکالے۔ بھائی نیول، کیا آپ کے پاس آپ

کی بائبل موجود ہے؟

(104) اور اب میں یہ آپ کے لیے پڑھنا چاہتا ہوں۔ ”اور میں آپ کو یہاں ایک سخت تردید

دکھاؤں گا۔ اور کیا۔ کیا بائبل..... لوگ کہتے ہیں ”بائبل اپنی تردید خود نہیں کرتی ہے، میں چاہتا ہوں کہ

آپ اس پر غور کریں۔“

(105) اب یہاں آ کر پروفیسر بھی ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ لیکن یہ۔ یہ بہت ہی سادہ بات

ہے۔ اب میں متی 19:28 کو پڑھوں گا، اور آپ بھی میرے ساتھ پڑھیں۔ اور آپ میں سے جنہوں

نے اعمال 2:38 نکال لیا ہے، تیار رہیں۔ میں اسے 18 ویں آیت سے پڑھنا شروع کروں گا، یہ متی کا

اختتامی باب ہے:

یُوع نے پاس آکر اپنے شاگرد۔..... اُن سے باتیں کیں، اور کہا، آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ (باپ کی طاقت کہاں ہے؟)

(106) اگر آسمان اور زمین کا کل اختیار یُوع کو دے دیا گیا ہے، تو پھر خُدا بے اختیار ہو گیا، کیا وہ نہیں ہوا؟ یا کیا اُس نے ہمیں کوئی کہانی سنائی ہے؟ کیا وہ یہاں مذاق کر رہا تھا؟ اُس کا یہی مطلب تھا! کیا آپ ایمان نہیں رکھتے کہ اُس کا یہی مطلب تھا؟ خیر، اگر کُل اختیار یُوع کو دے دیا گیا ہے، تو پھر خُدا کا اختیار کہاں ہے؟ وہ خُدا تھا! یہ عین درست ہے۔ اور اس کے متعلق بس یہی بات ہے۔ بس یہی سب کچھ ہے۔ دیکھیں، وہ خُدا تھا! یا پھر اُسکی جگہ کوئی اور بیٹھا تھا، جسکے پاس کچھ اختیار تھا، اور پھر اُسکے پاس مزید اختیار نہیں رہا تھا۔ سمجھے؟ آپ اس۔ اس کو اُلجھا نہیں سکتے ہیں۔ ہم اس بات کو ٹھیک یہاں سے دیکھیں گے۔ ٹھیک ہے:

..... آسمان اور زمین کا..... آسمان اور زمین کا کل اختیار دیا گیا ہے۔

پس تم جا کر،..... سب قوموں کو شاگرد بناؤ، اور اُن کو باپ، اور بیٹے، اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو:

اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا:..... اور دیکھو، میں دُنیا کے آخر تک، ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔

(107) پس اب کوئی اعمال 2:38 کو، پڑھے۔ اب ایک منٹ ٹھہر جائیں۔ اعمال، 2 باب، اور 38 آیت ہے۔ اب، اسے غور سے سنیں، اور ذرا صبر کا مظاہرہ کریں، اور ہم اسے دیکھیں گے۔ اب، دیکھیں یُوع نے اپنے شاگردوں کو یہ بات دس دن پہلے بتائی تھی، جو متی 19:28 میں لکھی ہے، ”پس تم جا کر، سب قوموں کو شاگرد بناؤ، اور اُن کو باپ، اور بیٹے، اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔“

(108) اب، پطرس نے، دس دن بعد..... دیکھیں اُنہوں نے کسی اور پیغام کی منادی نہیں کی تھی۔ بلکہ وہ یروشلیم میں بالا خانہ پر چڑھ گئے، اور وہاں انتظار کیا (دس دن تک ایسا کیا) تاکہ رُوح القدس کا نزول ہو۔ کتنے لوگ یہ بات جانتے ہیں؟ یہی وہ مقام ہے۔ یہاں پطرس ہے، اور پطرس



کے پاس بادشاہی کی کنجیاں تھیں۔ ٹھیک ہے، ہم دیکھیں گے وہ کیا کرتا ہے۔ متی، بلکہ میرا مطلب ہے اعمال 2 باب نکالیں، آئیں اُسکی 36 آیت کو پڑھتے ہیں:

پس اسرائیل کا سارا گھر نالیقین جان لے، کہ خُدا نے اُسی یسوع کو جسے تم نے..... مصلوب کیا، خُداوند بھی کیا اور مسیح بھی۔

”دونوں خُداوند بھی اور مسیح بھی۔“ اس میں کوئی شک نہیں، آسمان اور زمین کا کل اختیار اُسے دیا گیا تھا۔

جب اُنہوں نے یہ سنا، تو اُن کے دلوں پر چوٹ لگی، اور پطرس..... اور باقی رسولوں سے کہا، کہ اے مرد اور بھائیو، ہم کیا کریں؟

پطرس نے جواب دیا..... پطرس نے اُن سے کہا، تو بہ کرو، اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لیے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے، تو تم رُوح القدس انعام میں پاؤ گے۔

(109) اب، یہاں تضاد لگتا ہے، متی نے کہا، ”اُنکو: باپ، اور بیٹے، اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو“، اور پطرس نے اعمال 2:38 میں، دس دن بعد کہا، ”تو بہ کرو، اور یسوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لو۔“

(110) پھر اگلا ذکر جو-جو متعلق ہوا-ہوا ہے، یا، بائبل میں، بپتسمہ کے متعلق ہوا ہے، وہ-وہ اعمال 8 باب میں ہے، جب فلپس گیا اور جا کر..... سامریوں میں-میں منادی کی۔ اور اُنہوں نے رُوح القدس حاصل کیا، اور یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لیا۔

(111) پھر اس کے بعد اسکا ذکر، غالباً اعمال 10:49 میں ہوا، جب غیر قوم والوں نے پاک رُوح حاصل کیا تھا:

اور جب پطرس..... یہ بات کہہ ہی رہا تھا، کہ، رُوح القدس اُن سب پر نازل ہوا..... جو کلام سن رہے تھے۔

کیونکہ اُنہیں طرح طرح کی زبانیں بولتے، اور خُدا کی تجید کرتے سنا۔ پطرس نے جواب دیا، کیا کوئی انہیں پانی سے روک سکتا ہے، یہ بپتسمہ نہ لیں..... جنہوں نے ہماری طرح رُوح القدس پایا؟

اور اُس نے حکم دیا کہ اُنہیں یسوع مسیح کے نام سے بپتسمہ دیا جائے۔

(112) اب میں یہاں سے آپ کیلئے کچھ بیان کرتا ہوں، میں آپکو ایک چھوٹی سی چیز دکھانا چاہتا ہوں تاکہ آپ اسے کبھی بھول نہ پائیں؛ ایک چھوٹی سی مثال دینے لگا ہوں۔ اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے..... کتنی قومیں..... دُنیا میں کتنی قومیں ہیں؟ تین ہیں: سم، حام، اور یافت کے لوگ ہیں۔ کتنے لوگ اس بات جانتے ہیں؟ ہم نوح کے اُن تین بیٹوں سے آئے ہیں۔ حام کے لوگ ہیں، سم کے لوگ ہیں..... اور یافت کے لوگ ہیں جو کہ اینگلو سیکسن ہیں، اور سم کے لوگ..... دیکھیں، تین نسلیں ہیں: یہودی، غیر قوم، اور آدھے یہودی اور غیر قوم۔ اب، غور کریں، جب وہاں..... پس یہاں پر حام..... سم، حام، اور یافت ہیں۔

(113) اب، پہلی مرتبہ جب بپتسمہ کی منادی کی گئی، تو وہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے وسیلہ ہوئی تھی۔ کتنے ہیں جو اس بات کو سچ مانتے ہیں؟ ٹھیک ہے، پس میں اسے یہاں رکھتا ہوں، یہاں پر، یوحنا بپتسمہ دینے والا ہے۔ اور یوحنا لوگوں کو یردن میں بپتسمہ دیتا تھا، اور اُنہیں حکم دیتا تھا کہ وہ توبہ کریں اور خُدا کے ساتھ ٹھیک چلیں، اور اپنا مال فروخت کر کے، غریبوں کو کھانا کھلائیں، اور سپاہی بھی اپنی تنخواہ پر کفایت کریں، اور خُدا کے ساتھ ٹھیک چلیں۔ کتنے یہ بات جانتے ہیں؟ پس اُس نے اُنہیں یردن میں بپتسمہ دیا، اُن پر چھڑکاؤ نہیں کیا، نہ ہی اُن پر کچھ انڈیلا، بلکہ اُنکو غوطہ دیا! اگر آپکو میری اس بات کا یقین نہیں، تو لغت یہاں پڑی ہوئی ہے، تلاش کریں کہ آیا یہ بپ ٹائی زون نہیں ہے، جس کا مطلب ہے ’بپتسمہ دینا، غوطہ دینا، نیچے ڈبونا، یا دفن کرنا‘، اب دیکھیں، پہلی بار جب بپتسمے کی بات ہوئی تھی، تو وہ یہاں ہوئی تھی۔

(114) دوسری بار جب بپتسمے کی بات ہوئی تھی، تو یسوع نے اس کا حکم، متی 19:28 میں دیا تھا۔

(115) اس سے اگلی بار جب بپتسمے کی بات ہوئی، تو یہ اعمال 38:2 میں ہوئی تھی۔

(116) اور پھر اگلی بار جب بپتسمے کی بات ہوئی، تو یہ اعمال کے 8 ویں باب میں ہوئی تھی۔

(117) پھر اگلی بار جب بپتسمے کی بات ہوئی، تو وہ اعمال کے 10 ویں باب میں۔ میں ہوئی تھی۔

(118) اور اب ہم اُسی وقت پر آ جاتے ہیں جہاں یسوع نے کہا تھا، کہ، ’پس تم جا کر، سب

قوموں کو شاگرد بناؤ، اور انہیں باپ، اور بیٹے، اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔“

(119) اب پہلے، آئیں ہم اسے تھوڑا ٹھیک طریقے سے پڑھتے ہیں۔ میں نے آپ سے کہا تھا ”بائبل میں ایسا ایک بھی حوالہ نہیں جو دوسرے سے تضاد رکھتا ہو۔“ اگر ہے تو میں چاہتا ہوں کہ آپ اُسے میرے پاس لائیں۔ میں یہ چھبیس سال سے پوچھ رہا ہوں، اور مجھے ابھی تک نہیں ملا۔ ایسا کوئی بھی حوالہ نہیں جو دوسرے سے تضاد رکھتا ہو۔..... اگر اس کلام میں تضاد ہے، تو پھر یہ ایک انسانی تحریر ہے۔ ایسا نہیں ہے، جناب، بائبل میں کوئی تضاد موجود نہیں ہے!

(120) اب آپ یہ بات کہتے ہیں، ”تو پھر اسکے متعلق کیا خیال ہے؟“

(121) یسوع نے یہاں کھڑے ہو کر کہا، ”تم جا کر، سب قوموں کو شاگرد بناؤ، اور انہیں باپ، اور بیٹے، اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔“

(122) اور پھر پطرس نے دائیں طرف مڑ کر، کہا، ”تو بہ کرو، اور تم سے ہر ایک، یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے۔“

(123) ”یہاں آپ کا تضاد موجود ہے۔“ ایسا لگتا ہے۔ اب، اگر آپ اسے جسمانی ذہن سے پڑھیں گے، اور کھلے دل سے نہیں پڑھیں گے، تو پھر یہ تضاد لگے گا۔

(124) لیکن اگر آپ اسے کھلے ذہن سے پڑھیں گے، ”تو دیکھیں رُوح القدس نے یہ باتیں عقلمندوں اور داناؤں سے چھپائیں،“ یسوع نے فرمایا، ”اور اس کیلئے خُدا کا شکر ادا کیا،“ تو نے یہ باتیں بچوں پر ظاہر کی جو سیکھیں گے۔“ اگر آپ کے پاس ذہن ہے، اور خود غرض ذہن نہیں ہے، بلکہ آپ کے پاس ایسا دل ہے جو سیکھنا چاہتا ہے، تو پھر رُوح القدس آپ کو یہ باتیں ضرور سکھائے گا۔

(125) اب اگر اس کا موازنہ نہ کیا جائے..... آپ کہتے ہیں، ”آپ کو کیسے معلوم ہے کہ آپ ٹھیک ہیں؟“ دیکھیں، آپ اس کا موازنہ کلام کے دوسرے حوالہ جات کیساتھ کریں۔ اگر آپ ایسا نہیں کرتے ہیں، تو پھر آپ کا تضاد یہاں صاف موجود ہے۔

(126) اب میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ یہ متی کا آخری باب ہے۔ میں اسے بڑے سادہ طریقے سے لوں گا، اور آپ میں سے ہر ایک..... کچھ بھی اسے سمجھ جائے گا۔

(127) مثال کے طور پر، اگر آپ ایک محبت بھرا افسانہ پڑھیں، اور اُسکے پیچھے لکھا ہو، ”میری اور جان اسکے بعد سدا خوش رہنے لگے۔“ پس، آپ سوچیں کہ میری اور جان کون تھے جو سدا خوش رہتے تھے۔ اب، اگر آپ جاننا چاہتے ہیں کہ جان اور میری کون ہیں، تو آپ کیلئے بہتر ہوگا کہ کتاب کے شروع میں جائیں اور معلوم کریں کہ جان اور میری کون تھے۔ پھر آپ پیچھے جائیں اور تلاش کریں کہ میری کون تھی، اور وہ کس خاندان سے آئی تھی؛ اور جان کون تھا، اور وہ کس خاندان سے آیا تھا، اور اُنکا نام کیا تھا، اور اُنکی شادی کیسے ہوئی تھی، اور وغیرہ وغیرہ۔ کیا یہ سچ ہے؟

(128) دیکھیں، بائبل پڑھنے کا بھی بالکل یہی معاملہ ہے۔ جب کہ..... دیکھیں، یسوع نے کبھی یہ نہیں کہا، ”کہ جاؤ اور سب لوگوں کو باپ کے نام سے، بیٹے کے نام سے، اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو“، تبلیثی لوگ ایسے بپتسمہ دیتے ہیں۔ بائبل میں اسکے متعلق ایک حوالہ بھی نہیں ملتا ہے۔ اُس نے یہ کبھی نہیں کہا، ”کہ ناموں میں (n-a-m-e-s)، جیسے کہ“ باپ، بیٹا، اور رُوح القدس کے ناموں سے۔

(129) اُس نے کہا، ”کہ (n-a-m-e) نام سے“، جو کہ واحد ہے۔ اپنی بائبل کو دیکھیں اور غور کریں آیا یہ ٹھیک ہے یا نہیں، متی 28 میں، ”لکھا ہے نام سے۔“

(130) نہ کہ ”باپ کے نام سے، بیٹے کے نام سے،.....“ خدائے ثلاث کا مناد اس طریقے سے بپتسمہ دیتا ہے۔ ”باپ کے نام سے، بیٹے کے نام سے، اور رُوح القدس کے نام سے۔“ حتیٰ کہ یہ بائبل میں کہیں بھی موجود نہیں ہے۔

(131) ”دیکھیں نام میں.....“ آپ کہتے ہیں، ”ٹھیک ہے، پھر باپ، بیٹے، اور رُوح القدس کے نام سے ہے۔“ دیکھیں ایک خاص نام ہے۔

(132) پس، کیا باپ ایک نام ہے؟ کتنے یہ جانتے ہیں کہ باپ ایک نام نہیں ہے؟ باپ ایک لقب ہے۔ بیٹا ایک نام نہیں ہے۔ کتنے یہ جانتے ہیں کہ بیٹا ایک نام نہیں ہے؟ یہاں کتنے باپ موجود ہیں؟ اپنا ہاتھ بلند کریں۔ یہاں کتنے بیٹے موجود ہیں؟ اپنے ہاتھوں کو بلند کریں۔ پس، آپ میں سے کس کا نام ”بیٹا ہے“؟ آپ میں سے کس کا نام ”باپ ہے“؟ ٹھیک ہے، رُوح القدس نام نہیں

ہے، رُوح القدس وہی ہے جو ہے۔ یہاں کتنے انسان موجود ہیں؟ اپنا ہاتھ بلند کریں؟ سمجھے؟ آپ یہاں موجود ہیں، رُوح القدس وہی ہے جو وہ ہے۔ باپ، بیٹا، اور رُوح القدس، ان میں سے کوئی ایک بھی نام نہیں ہے؛ یہ نام نہیں ہیں۔

(133) دیکھیں، پھر، اگر اُس نے کہا ہے، ”کہ باپ، بیٹے، اور رُوح القدس کے نام سے پتسمہ دو“، تو ہمارے لیے بہتر ہوگا کہ پیچھے جائیں اور یہ تلاش کریں باپ، بیٹا، اور رُوح القدس کون ہے۔ تو آئیں پھر متی 1 باب کی طرف واپس چلتے ہیں، اور دیکھتے ہیں کہ یہ شخص کون تھا جسکے نام میں ہمیں پتسمہ دینا چاہیے۔ پس ہم متی سے اسکا آغاز کرتے ہیں، پہلا باب ہے، اور اٹھارہویں آیت ہے۔ آپ سب، دھیان سے پڑھیں۔

(134) اب، آپ میں سے جس کسی نے بھی یہ سوال پوچھا ہے، میں آپکو یہاں ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہتا ہوں۔ اب میں آپکے سامنے تین چیزیں رکھوں گا تاکہ آپ ٹھیک طریقے سے سمجھ پائیں، (یہ ایک مثال ہے) مثال کے طور پر، یہ بائبل اور کتابیں ہیں۔

(135) ٹھیک ہے، اب میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے غور سے دیکھیں، اور ہر کوئی مجھ پر توجہ دے۔ اب دیکھیں، یہاں خُدا باپ ہے۔ یہاں خُدا بیٹا ہے۔ اور یہاں خُدا رُوح القدس ہے۔ اب، کتنے لوگوں کو یہ سمجھ لگ گئی ہے؟ آپ میرے پیچھے یہ بولیں۔ یہاں کون ہے؟ [جماعت کہتی ہے، ”رُوح القدس“۔ ایڈیٹر۔] رُوح القدس۔ اب یہاں کون ہے؟ [”باپ“۔] اور یہاں کون ہے؟ [”بیٹا“۔] اب، اسی طریقے سے تثلیث والے مانتے ہیں، دیکھیں، یہ بات اتنی ہی نامکمل ہے جتنی یہ ہو سکتی ہے، کیونکہ یہ بات ہمیں بت پرست بنادیتی ہے۔

(136) یہودی، دیکھیں آپ ایک یہودی کو ایسی تعلیم نہیں دے سکتے ہیں۔ وہ کہتا ہے، ”تم خُدا کے تین ٹکڑے کر کے ایک یہودی کو نہیں دے سکتے۔“ دیکھیں، یقیناً ایسا نہیں ہو سکتا ہے، آپ مجھے نہیں دے سکتے ہیں۔ سمجھے؟ نہیں، جناب۔ وہ واحد خُدا ہے۔ یقیناً یہ سچ ہے۔ تین خُدا نہیں ہیں۔ اب غور کریں یہ کتنی-کتنی۔ کتنی سادہ بات ہے۔

(137) اب ہم اسکی تلاش کریں گے۔ اب، یہ کون ہے..... یہ کون ہے؟ اب کچھ کہتے ہیں۔ خُدا

بیٹا ہے۔ کیا یہ درست ہے؟ یہ بیٹا ہے۔ دیکھیں، پھر اُسکا باپ خُدا ہے۔ کیا یہ درست ہے؟ کتنے ایمان رکھتے ہیں کہ اُسکا باپ خُدا ہے؟ اپنا ہاتھ بلند کریں۔ کتنے اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح کا باپ خُدا ہے؟ ٹھیک ہے۔

اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی:.....

(138) اب ہم تلاش کرنے جا رہے ہیں کہ باپ، بیٹا، اور رُوح القدس کون ہیں، جُکا ذکر متی میں ہوا ہے ”اور نام سے پتہ دو“، دیکھیں، یہاں نام کی بات ہو رہی ہے؛ نہ کہ ناموں کی، کیونکہ وہ ناموں میں نہیں ہے، کیونکہ وہاں کوئی نام نہیں ہے۔

اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی: جب..... اُس کی ماں مریم کی مٹگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی، تو اُنکے اکٹھے ہونے سے پہلے، وہ خُدا باپ کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔ (کیا بائبل یہ کہہ رہی ہے؟ بائبل کیا فرما رہی ہے؟)..... وہ رُوح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔

(139) پس پھر ان میں سے کون اُسکا باپ ہے؟ اب، بائبل کہتی ہے کہ پاک رُوح اُسکا باپ ہے، لیکن یسوع کہتا ہے اُس کا باپ خُدا ہے۔ اب، ان میں سے کون اُسکا باپ ہے؟ اب، اگر اُسکے دو باپ تھے، تو پھر اسکے متعلق کیا خیال ہے؟ اگر اُسکے دو باپ تھے، تو پھر وہ ایک ناجائز بچہ تھا۔

(140) اب آئیں مزید تھوڑا اور پڑھتے ہیں:

پس اُسکے شوہر یوسف، نے جو راستباز تھا، اور اُسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا، اُسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔

وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا، کہ دیکھیں، خُداوند کے فرشتے نے، اُسے خواب میں دکھائی دے کر کہا، اے یوسف، ابن داؤد، اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر: کیونکہ جو اُس کے پیٹ میں ہے وہ..... [جماعت کہتی ہے، ”رُوح القدس کی قدرت سے ہے۔“۔ ایڈیٹر۔]

(141) کس سے ہے؟ رُوح القدس سے ہے؟ خیر، اب ایک ہی وقت میں خُدا باپ کیسے اُس کا باپ ہو سکتا ہے، اور رُوح القدس بھی اُسکا باپ ہو سکتا ہے؟ اب دیکھیں، اگر یہ ٹھیک ہے، تو پھر اُسکے دو باپ تھے۔ نہیں، جناب! رُوح القدس خُدا ہے۔ رُوح القدس ہی خُدا ہے۔ پس خُدا اور رُوح

القدس ایک ہی ہستی ہے، ورنہ اُسکے دو باپ تھے۔

(142) دیکھیں، تھوڑی ہی دیر میں، ہم نے تلاش کر لیا ہے کہ جان اور میری کون ہیں۔ ٹھیک ہے، اور ہمیں معلوم ہو گیا ہے پطرس اور متی ایک دوسرے کے خلاف چلنے کی کوشش کر رہے تھے یا نہیں، دیکھیں کیا کلام میں تضاد ہے۔ بلکہ یہ روحانی سمجھ کی کمی ہے۔ ٹھیک ہے۔

وہ اُن باتوں کو سوچ ہی رہا تھا.....

(143) مجھے یل گئی ہے، یہ 20 آیت ہے۔ اور 21 آیت کو بھی دیکھتے ہیں:

اُس کے بیٹا ہوگا،..... (یہ شخص، ان میں سے کون تھا؟ یہ ایک شخص، خُدا تھا۔)..... اور تو اُس کا نام..... (کیا رکھنا؟) [جماعت جواب دیتی ہے، ”یُوع رکھنا۔“ ایڈیٹر۔]..... کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دیگا۔

..... یہ سب کچھ، اس لیے ہوا کہ..... جو خُداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا، وہ پورا ہوا کہ، دیکھو، ایک کنواری حاملہ ہوگی، اور بیٹا جنے گی، اور اُس کا نام عمانوئیل رکھیں گے،..... جس کا ترجمہ ہے، خُدا ہمارے ساتھ۔

(144) پس جان اور میری کون تھے جو ہمیشہ خوش رہتے تھے؟ اور وہ کون تھا جس نے کہا تھا، ”تم جاؤ، اور سب قوموں کو شاگرد بناؤ، اور اُنہیں باپ، بیٹے، اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو؟“ باپ کون تھا؟ باپ، بیٹے، اور رُوح القدس کا نام کیا تھا؟ [کوئی کہتا ہے، ”یُوع۔“ ایڈیٹر۔] یقیناً، وہ تھا۔ یقیناً، اس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ ذرا سا بھی نہیں ہے۔ اور کلام یہ صاف فرماتا ہے۔ وہ باپ، بیٹا، اور رُوح القدس تھا۔ خُدا خود (عمانوئیل کی صورت میں) ہمارے درمیان آ گیا، اور ایک بدن میں خیمہ زن ہو گیا جسے ”یُوع کہا گیا۔“

(145) اب، وحدانیت والے چرچ کی وحدانیت کی تعلیم کے ساتھ، میں یقیناً عدم اتفاق کرتا ہوں، کیونکہ وہ سوچتے ہیں کہ یُوع ایک انگلی کی طرح ایک ہے۔ اُس کا ایک باپ تھا۔ اگر اُس کا باپ نہیں تھا، تو پھر وہ خود اپنا باپ کیسے ہو سکتا تھا؟ اور اگر اُس کا باپ ایک شخص تھا جیسا کہ تثلیث والے کہتے ہیں، تو پھر وہ ایک ناجائز بچہ پیدا تھا جس کے دو باپ تھے۔ پس، آپ دیکھیں، آپ دونوں طرف

والے اپنی بحث کی وجہ سے غلط ہیں۔ سمجھے؟

(146) لیکن سچ یہ ہے کہ، دونوں باپ، بیٹا، اور رُوح القدس، ایک ہی شخصیت ہے۔ [ٹیپ پر خالی جگہ ہے۔ ایڈیٹر۔]..... وہ بدن کے خیمہ میں رہا، تاکہ جہان کے گناہوں کو اٹھالے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے، ”خدا ہمارے ساتھ۔“ پس، اب، دیکھیں، متی 19:28.....

(147) اب، آپ کلام میں تلاش کریں، اور آپ بائبل میں تلاش کر سکتے ہیں کہ وہ ایک شخص کہاں ہے..... (اب اسکے متعلق سوچیں، اسے اپنے اوپر سے گزرنے مت دیں۔)..... بائبل میں ایک بھی جگہ دکھائیں جہاں کسی شخص کو ”باپ“، اور ”بیٹے“، اور ”رُوح القدس“ کے نام سے پتسمہ دیا گیا ہے، ”میرے پاس آئیں اور مجھے دکھائیں اور پھر میں ایک ریاکار ٹھہروں گا، اور میں اپنی کمر پر یہ لکھ کر پورے شہر کا چکر لگاؤں گا۔ پیدائش سے مکاشفہ تک، یہ کلام میں موجود نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک شخص کو بائبل میں یسوع مسیح کے نام میں پتسمہ دیا گیا ہے!

(148) اب آپ کہہ سکتے ہیں، ”مناد، ذرا ایک منٹ ٹھہریں۔ یوحنا کے متعلق کیا خیال ہے؟ اُس نے کسی کے نام میں پتسمہ نہیں دیا تھا!“

(149) پس ٹھیک ہے، اب ہم اس معاملے کی بھی جانچ کرتے ہیں؛ آئیں اسے ہم اعمال کے-کے-کے، 19 ویں باب کو نکالتے ہیں۔ اور ہم یوحنا کے شاگردوں کو دیکھتے ہیں۔ ہر ایک شخص نے یسوع مسیح کے نام میں پتسمہ لیا تھا، اور اب ہم اس گروہ کو دیکھتے ہیں۔ یہ اعمال، 19 واں باب ہے۔ اب آئیں یوحنا کے شاگردوں کو دیکھتے ہیں، اور اسے پڑھنا شروع کرتے ہیں:

اور جب،..... اپلوس (جو کہ ایک وکیل تھا، اور وہ تبدیل ہو چکا تھا) کرنتھس میں تھا، تو ایسا ہوا کہ پولس اُوپر کے علاقہ سے گزر کر..... افسس میں آیا: اور کئی شاگردوں کو دیکھ کر، (وہ یسوع کے ماننے والے تھے)

(150) اگر آپ اس سے پہلے اسکے پچھلے باب پر غور کریں، تو وہ ایک شاندار وقت گزار رہے تھے اور شادمانی کر رہے تھے اور خوشی منا رہے تھے۔ کتنے جانتے ہیں کہ یہ سچ ہے؟ اور اُس عبادت میں اکولہ اور پرسکلہ بھی موجود تھے۔ اور پولس اور سیلاس کو مارا گیا، اور قید میں ڈال دیا گیا تھا۔ کیا یہ سچ



ہے؟ پس وہ وہاں آئے، اور وہاں اکولہ اور پرسکلہ کو ملے۔ اور وہ ایک بیداری میں شامل تھے جو ایک ہیٹسٹ مناد کے وسیلے آئی تھی، جس کا نام اُپلوس تھا، اور وہ کتاب مقدس سے ”یُوع کا مسیح ہونا ثابت کر رہا تھا۔“ اب پُلُس کی اُس سے ملاقات ہوتی ہے:

..... پُلُس اُوپر کے علاقہ سے گزر کر..... افسس میں آیا:..... اور کئی شاگردوں کو دیکھ کر،

اُن سے کہا، کیا تم نے ایمان لاتے وقت رُوح القدس پایا؟.....

(151) اب عزیز ہیٹسٹ دوستو، آپ دیکھیں، کیا یہ بات آپ کی تھیولوجی کے۔ کے سہارے کو،

چوٹ نہیں لگاتی، جب آپ کہتے ہیں ”تم نے ایمان لاتے وقت رُوح القدس پایا تھا۔“

(152) لیکن پُلُس اُن ہیٹسٹ لوگوں سے پوچھتا ہے، ”کیا تم نے ایمان لاتے وقت رُوح

القدس پایا تھا؟“ اب دیکھیں اُنہوں نے کیا کہا:

..... اُنہوں نے اُس سے کہا، کہ ہم نے تو سنا بھی نہیں..... کہ رُوح القدس نازل ہوا ہے۔

اُس نے کہا، پس تم نے..... (اب، اگر آپ یونانی لغت لیں تو وہ آپ کو دکھائے گی، ”تم نے

کس کا بپتسمہ لیا تھا؟“..... تم نے..... کس کا بپتسمہ لیا تھا؟ اُنہوں نے کہا، یوحنا کا بپتسمہ۔ یوحنا نے

ہمیں بپتسمہ دیا تھا۔

(153) اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں: اگر آپ نے اُس کا بپتسمہ لیا ہوتا، تو کیا آپ اُس سے

مطمئن ہوتے؟ کیونکہ وہ وہی شخص تھا جو یُوع کو دریا میں لے گیا تھا، اور یُوع مسیح کو بپتسمہ دیا تھا،

اُسی شخص نے انکو بھی بپتسمہ دیا تھا۔ یہ ایک بہت ہی اچھا بپتسمہ تھا: چھڑکاؤ کا نہیں تھا، اور نہ ہی اُنڈیلنے

والا تھا، بلکہ ٹھیک اُسی کچھڑ والے یردن میں غوطہ لیا تھا جہاں یُوع کو بپتسمہ دیا گیا تھا۔ اس کے متعلق

ذرا سوچیں۔

(154) پُلُس نے کہا، ”کیا تم نے ایمان لاتے وقت رُوح القدس پایا؟“ اُنہوں نے.....

اُنہوں نے کہا، ”ہم نے سنا بھی نہیں..... کہ رُوح القدس نازل ہوا ہے۔“

اُس نے کہا، ”تم نے کس کا بپتسمہ لیا؟“

اُنہوں نے کہا، ”ہم نے بپتسمہ لیا ہوا ہے۔“

”تم نے کس کا بپتسمہ لیا؟“

”یوحنا کا!“

(155) اب غور کریں پولس نے کیا کہا۔ یہاں دھیان دیں:

اُس نے کہا،..... پس تم نے..... کس کا بپتسمہ لیا..... یوحنا کا اور وہ.....

پولس نے کہا، یوحنا نے لوگوں کو یہ..... کہہ کر..... توبہ کا بپتسمہ دیا، کہ..... جو..... میرے پیچھے

آنے والا ہے، اُس پر یعنی، یسوع مسیح پر ایمان لانا۔

(156) دیکھیں، یوحنا نے توبہ کا بپتسمہ دیا، لیکن گناہوں کی معافی کے لیے پانی کا بپتسمہ یسوع

نام میں ہے۔ تب تک کفارہ نہیں دیا گیا تھا، اسلئے گناہوں کی معافی نہیں ہو سکتی تھی۔ اب..... یہ صرف

شریعت کے مطابق، ضمیر کا جواب تھا۔ اور لوقا 16:16 میں، لکھا ہے، ”شریعت اور انبیاء یوحنا تک

رہے، اُس وقت سے خدا کی بادشاہی کی خوشخبری دی جاتی ہے۔“ اب غور کریں۔ اور..... دیکھیں۔

اور پولس نے اُن سے کہا..... (اب دیکھیں)..... کیا تم نے پایا.....

(157) اب 5 ویں-5 ویں آیت:

انہوں نے، یہ سن کر (دوبارہ) یسوع مسیح کے نام..... میں بپتسمہ لیا۔

(158) کیا یہ درست ہے؟ پھر وہ لوگ، جو اعمال 2 میں تھے، انھیں بھی یسوع نام کا بپتسمہ دیا

گیا تھا۔ یہودیوں کو بھی یسوع نام میں بپتسمہ دیا گیا۔ غیر قوم والوں کو بھی یسوع نام میں بپتسمہ دیا

گیا۔ پس بائبل میں ہر ایک شخص کو یسوع نام میں بپتسمہ دیا گیا تھا۔

(159) اب ایسی ایک جگہ تلاش کریں جہاں اس طریقے کے علاوہ کسی دوسرے طریقے سے

بپتسمہ دیا گیا ہو، میں ماضی میں جا کر آپکو یہ دکھاؤں گا کہ کیتھولک اس بات کو تسلیم کرتے ہیں، اور کہتے

ہیں کہ تم بھی اسی کے آگے جھکتے ہو۔ وہ کہتے ہیں، ”ہو سکتا ہے کچھ پروٹسٹنٹ بچ جائیں کیونکہ اُن کے

پاس کیتھولک کے کچھ عقیدے موجود ہیں، جیسے باپ، بیٹے، اور رُوح القدس کے نام کا بپتسمہ؛ وہ کہتے

ہیں کہ ہولی کیتھولک چرچ کے پاس اس مذہبی رسم کو تبدیل کرنے کا حق ہے کہ یسوع نام، کو باپ، بیٹے،

اور رُوح القدس میں بدل دیں، اور پروٹسٹنٹ چرچ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔“ میں اسکو نہیں مانتا،

میں بائبل کے ساتھ کھڑا ہوں۔ میں بائبل کو مانتا ہوں۔

(160) آپ کہتے ہیں، ”بھائی برتنم، کیا آپ لوگوں کو دوبارہ بپتسمہ لینے کا حکم دیتے ہیں؟“  
یقیناً! پولس نے بھی، ایسا کیا تھا۔

(161) اب غور کریں، آئیں گلتیوں 1:8 کی طرف چلتے ہیں، اور دیکھتے ہیں پولس نے یہاں کیا کہا ہے:

..... لیکن ہم، یا اگر آسمان کا کوئی فرشتہ بھی، کوئی اور خوشخبری تمہیں سنائے..... تو ملعون ہو۔

(162) آپ یہاں ہیں، ”اگر ہم یا کوئی فرشتہ بھی۔“ اور پولس، وہ شخص تھا، جس نے حکم دیا تھا کہ لوگ دوبارہ بپتسمہ لیں کیونکہ یہ بپتسمہ آپکے پہلے والے سے بہت بہتر تھا، میرے بھائی؛ کیونکہ یوحنا بپتسمہ دینے والا یسوع کا، کزن تھا، اُسکا سینڈ کزن تھا؛ اور اُس نے اپنے کزن کو یردن میں بپتسمہ دیا تھا، اور پھر یوحنا کے شاگردوں کو بپتسمہ دیا گیا تھا۔ اور یسوع نے کہا، ”اس سے کام نہیں چلے گا!“ بلکہ پولس نے یہ کہا تھا، اور انہیں حکم دیا کہ دوبارہ یسوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لیں اس سے پہلے کہ وہ رُوح القدس حاصل کریں؛ جب کہ وہ چلا رہے تھے اور خُدا کی تعجید کر رہے تھے اور ایک اچھا وقت گزار رہے تھے، اور اُنکے درمیان ایک عظیم بیداری چل رہی تھی، اور وہ بائبل سے (اپنی تھیولوجی کے مطابق) یسوع کا مسیح ہونا ثابت کر رہے تھے۔ کتنے اس حوالے کو جانتے ہیں؟ یہ 18 واں باب ہے۔ یقیناً ایسا ہے۔ آپ یہاں ہیں۔ اسلئے اس پر کوئی سوال نہیں کیا جاسکتا۔

(163) اب میں آپ کو ایک کلیدی بات بتاتا ہوں۔ دیکھیں، وہ کبھی بھی ترتیب سے باہر نہیں گیا، لیکن لوقا میں..... بلکہ متی کا، 16 واں باب ہے۔ جب وہ پہاڑ سے نیچے آ رہے تھے، تو یسوع نے، پوچھا، ”کہ لوگ ابن آدم کو کیا کہتے ہیں؟“

(164) ”بعض تجھے ایلیاہ کہتے ہیں، اور بعض کہتے ہیں تُو نبیوں میں سے کوئی ہے، اور بعض کہتے ہیں تُو یہا، وہ ہے۔“

(165) اُس نے کہا، ”مگر تم کیا کہتے ہو؟“

(166) پطرس نے کہا، ”تُو زندہ خُدا کا بیٹا، مسیح ہے۔“

(167) غور کریں! ”مبارک ہے تُو، اے شمعون بریوناہ (یعنی یوناہ کے بیٹے)، کیونکہ یہ بات خون اور گوشت نے تجھ پر ظاہر نہیں کی۔“ آمین!

(168) دیکھیں، یہ بات رُوحانی مکاشفہ کے وسیلے آتی ہے۔ خون اور گوشت نے ہابل کو نہیں بتایا تھا کہ وہ غلط ہے (قائن، کہ وہ غلط ہے)، ہابل کو نہیں بتایا تھا ”کہ قائن غلط ہے۔“ بلکہ یہ ایک مکاشفہ تھا جو ہابل کے پاس تھا، ”یہ لہو تھا!“ ہم اُس سوال کی طرف چند منٹوں میں آرہے ہیں۔ یہ لہو تھا، نہ کہ پھل تھا، جس نے ہمیں باغ عدن سے باہر نکالا تھا۔ ”یہ لہو تھا،“ اور ہابل، اُس رُوحانی مکاشفہ کی وجہ سے یہ جانتا تھا، جو خُدا نے اُس پر ظاہر کیا تھا کہ یہ لہو تھا، اُس نے ”ایمان ہی سے یہ کیا،“ عبرانیوں 1:11 میں لکھا ہے، ”اُس نے قائن سے افضل قربانی خُدا کے حضور گزرائی۔ اور، خُدا نے اُس کی قربانی کو قبول کیا۔“ آپ یہاں ہیں۔ دیکھیں، مکاشفہ کے وسیلہ، اُس نے ایمان ہی سے قربانی گزرائی تھی۔

(169) اب دیکھیں، ”خون اور گوشت نے تجھ پر یہ ظاہر نہیں کیا،“ (خُداوند یسوع براہ راست مخاطب ہے) ”لیکن میرا باپ جو آسمان پر ہے اُس نے تجھ پر یہ ظاہر کیا ہے۔ اور میں اس چٹان پر (یسوع مسیح کے مکاشفہ پر)..... میں اس چٹان پر اپنی کلیسیا کو بناؤنگا، اور عالم ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہیں آئیں گے۔“ پس یہی کچھ اُس نے کہا تھا۔ رُوحانی مکاشفہ۔..... اور میں تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پطرس ہے، اور میں تجھے بادشاہی کی کنجیاں دوں گا۔ اور جو کچھ..... کیونکہ آسمان اور زمین کے درمیان تجھے کھلا ہوا ایک رُوحانی راستہ مل گیا ہے۔ خون اور گوشت: یعنی تو نے کبھی سینٹری سے یہ نہیں سیکھا، نہ ہی تو نے کسی سکول سے یہ سیکھا ہے، اور نہ ہی تو نے تھیولوجی کا کوئی۔ کوئی۔ کوئی کورس کیا ہے۔ لیکن تو نے صرف خُدا پر توکل کیا ہے، اور خُدا نے تجھ پر یہ ظاہر کر دیا ہے، اور یہ واقعی واضح کلام ہے جو ایک ساتھ جڑا ہوا ہے۔ میں کہتا ہوں تو پطرس ہے، ٹھیک ہے، اور میں تجھے کنجیاں دوں گا؛ جو کچھ تو زمین پر باندھے گا، میں اُسے آسمان پر باندھ دوں گا؛ اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا میں اُسے آسمان پر کھول دوں گا۔“

(170) پس پطرس عیدِ پہنٹی کوست کے دن ترجمانی کر رہا تھا، جبکہ سب بولنے سے خوفزدہ تھے، وہ بول اُٹھا اور اُس نے کہا، ”اے یہودیو اور اے یروشلم کے سب رہنے والو، یہ جان لو اور کان لگا کر

میری باتیں سنو۔ جیسا تم سمجھتے ہو یہ نشے میں نہیں ہیں، کیونکہ ابھی تو پہر ہی دن چڑھا ہے، بلکہ یہ وہ بات ہے جو یسئیل نبی کی معرفت کہی گئی ہے۔ ’آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ، خُداوند فرماتا ہے،‘ کہ میں اپنے رُوح میں سے ہر بشر پر ڈالوں گا۔ اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کریں گی۔ بلکہ میں اپنے بندوں، اور اپنی بندیوں، پر بھی اُن دنوں میں اپنے رُوح میں سے ڈالوں گا۔ اور میں اُپر آسمان پر اور زمین پر عجیب کام کروں گا، دھوئیں کا بادل دکھاؤں گا۔ بیشتر اس سے کہ خُداوند کا عظیم اور جلیل دن آئے، اور یوں ہوگا کہ جو کوئی خُداوند کا نام لیگا نجات پائیگا۔‘ آپ یہاں ہیں۔ اوہ، میرے خُدا یا۔

(171) ”اے بھائیو میں قوم کے بزرگ داؤد کے حق میں تم سے دلیری کیساتھ کہہ سکتا ہوں،“ اُس نے کہا، ”کہ وہ موا اور دُفن بھی ہوا، اور اُسکی قبر آج تک ہمارے درمیان موجود ہے۔ پس، نبی ہو کر، اُس نے دیکھا..... اُسے اُسکی دُنی طرف دیکھا، اور مجھے جنش نہ ہوگی۔ بلکہ میرا جسم بھی امید میں بسا رہے گا اور نہ وہ میری جان کو عالم ارواح میں چھوڑے گا، اور نہ ہی اپنے مقدس کے سرٹنے کی نوبت پہنچنے دے گا۔“

(172) ”پس داؤد موا اور دُفن ہوا،“ اُس نے کہا، ”کہ وہ دُفن ہوا، اور اُسکی قبر آج تک ہم میں موجود ہے۔ لیکن نبی ہوتے ہوئے، اُس نے ایک کو آتے ہوئے دیکھا، جسے خُدا نے خُداوند اور مسیح بھی کیا۔“ اوہ، میرے خُدا یا۔ یہاں آپ کا کلام ہے۔ یہ بات ہے۔ یہی ہے۔

(173) اب ہمیں معلوم ہو گیا ہے، کہ، یہی ٹھیک طریقہ ہے، اور یہی حقیقی راستہ ہے، اور اسی طریقے کو مقرر کیا گیا تھا..... پس پطرس کے پاس کنجیاں تھیں، اور جس روز اُس نے منادی کی، تو انہوں نے کہا..... اب غور کریں، یہ پہلی کلیسیا ہے۔ آپ کیتھولک اسے سنیں۔ آپ کیمبل لائٹز اسے سنیں۔ آپ پپٹ اور متھوڈسٹ اسے سنیں۔ آپ پینتی کاسٹل اسے سنیں۔ چرچ آف گاڈ، ناضرین، اور پلگرم ہولینس والے بھی، اسے سنیں۔

(174) پطرس کے پاس کنجیاں تھیں، اور اُسکے پاس اختیار تھا، ورنہ یسوع جھوٹا تھا۔ اور اُسکے لیے جھوٹ بولنا ناممکن ہے، ”دونا قابل تبدیل چیزیں ہیں، پس خُدا کے لیے جھوٹ بولنا ناممکن ہے۔“ اُسکے پاس کنجیاں تھیں۔ اور یسوع نے اُسے کنجیاں دیں تھیں۔ جب یسوع تیسرے دن جی۔ جی اٹھا،

تو اُسکے پاس موت، اور عالم ارواح کی کنجیاں تھیں، لیکن بادشاہی کی کنجیاں اُسکے پاس نہیں تھیں۔ وہ پطرس کے پاس تھیں! یہ بالکل درست ہے۔

(175) اور اب غور کریں، پطرس، تیرے پاس کنجیاں ہیں اور تیرے پہلو میں لٹک رہی ہیں، اور تو منادی کر رہا ہے۔ اب سوال یہ ہے، یہ ابتدائی کلیسیا کے پہلے تبدیل ہونے والے لوگ ہیں۔ یہ ابتدائی مسیحی کلیسیا ہے۔ اب کیتھولک، پینٹسٹ، میتھوڈسٹ، اور پرپس بٹیرین، کیا آپ ابتدائی کلیسیا کی تعلیم پر قائم ہیں؟ اگر آپ ہیں تو تحقیق کریں۔

..... اے مرد اور بھائیو، ہم کیا کریں؟

..... پطرس نے اُن سے کہا..... تو بہ کرو،..... اور تم میں سے ہر ایک..... (یہاں دیکھو، لڑکے؛ جیسے ہی تم اپنی کنجیاں یہاں گھماو گے، مسیح آسمان پر گمانیگا)..... تو بہ کرو، اور تم میں سے ہر ایک، اپنے گناہوں کی معافی کیلئے..... (اسی طرح آپ اس میں داخل ہوتے ہیں)..... یسوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لو، تو تم رُوح القدس انعام میں پاؤ گے۔

(176) جیسے ہی کنجیوں نے یہاں ”کلک“ کیا، ویسے ہی کنجیوں نے وہاں پر ”کلک“ کیا۔ اسی لئے یوحنا کے شاگرد آگے بڑھے، اور دوبارہ، یسوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لیا (اس سے پہلے وہ آسمان پر جاتے)، یا رُوح القدس کو حاصل کرتے۔ وہ اپنے کلام کو قائم رکھتا ہے۔ اب یہ بات آپ کو الجھن میں نہیں ڈالتی، کیا ایسا ہے؟ سمجھئے؟ یقیناً، متی 28:19 میں القاب ہیں، وہ نام نہیں ہیں۔

(177) ٹھیک ہے، اب ہمارے پاس کتنا وقت باقی بچا ہے؟ کیا ہمارے پاس پندرہ منٹ ہیں تاکہ چند سوالوں کے جواب جلدی سے دے سکیں؟ کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں؟ ٹھیک ہے، اب ہم جلدی کریں گے۔ میں یہاں نیچے دوسو سوالوں پر آ گیا ہوں، اور میں چاہتا ہوں جلدی سے انکولوں، اور اگر یہ ممکن ہوا، تو میں اس والے کو لینا چاہتا ہوں۔ اور پھر میں اتوار کی صبح ان میں سے باقیوں کو لونگا۔

57- کیا قائن سانپ کی نسل تھا؟ (یہ ایک اچھا سوال ہے۔) اگر ایسا تھا، تو پھر حوا اُس وقت تک حاملہ کیوں نہیں ہوئی جب تک آدم حوا کے پاس نہیں گیا تھا؟

ایک جیسا ہی ہے..... دوسرا سوال بھی بالکل ایسا ہی ہے:

58- کیا یہ ایک - ایک حقیقی درخت تھا جس کا پھل حوا نے کھایا تھا؟ اُس نے دیکھا کہ یہ کھانے

کے لیے اچھا ہے۔

(178) ٹھیک ہے، بہن، یا بھائی، یا یہ جو کوئی بھی ہے، آئیں پیچھے پیدائش میں چلتے ہیں اور وہاں جا کر تلاش کرتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں، تو پیدائش 3:8 نکال لیں۔ ٹھیک ہے، اب بڑے غور سے سنیں۔

(179) اب میں اسے ایک کہانی کی طرح پیش کروں گا۔ پس سب کچھ خالص اور مقدس تھا، کوئی گناہ نہیں تھا اور نہ ہی کوئی ناپاکی تھی۔ اب میں آپکا..... پہلا سوال لوں گا..... یہاں پر پہلا سوال ہے۔ درخت میں زندگی..... عدن کے درمیان میں، اور درخت کے درمیان میں۔ وہ درخت ”ایک عورت تھی“۔ اب اگر آپ چند منٹ صبر کریں تو میں آپکے سامنے اسے کلام سے ثابت کروں گا۔ (180) پہلے ہم یہ دیکھیں گے کہ حوا..... وہ آدم کیساتھ ملاپ کرنے سے پہلے حاملہ تھی یا نہیں، یا پہلے تھی..... سنیں:

اور انہوں نے خُداوند خُدا کی آواز، جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سنی: اور آدم اور اُسکی بیوی نے اپنے آپکو خُداوند خُدا کے حضور سے باغ کے درختوں میں چھپایا۔

تب خُداوند خُدا..... نے آدم کو پکارا، اور اُس سے کہا..... کہ تو کہاں ہے؟

اُس نے کہا، میں نے باغ میں تیری آواز سنی، اور میں ڈرا، کیونکہ میں ننگا تھا؛..... (اب، وہ اس وقت سے پہلے نہیں جانتا تھا؛ کیونکہ کچھ ہوا تھا، کسی چیز نے اُس پر آشکارا کیا تھا کہ وہ ننگا ہے) اور میں نے اپنے آپکو چھپایا۔

اُس نے کہا، تجھے کس نے بتایا کہ تو ننگا ہے؟ کیا تو نے اُس درخت کا پھل کھایا،.....؟

(181) کیا اُس درخت کا پھل کھانے کی وجہ سے اُسے محسوس ہوا کہ وہ ننگا ہے؟ اور میں کئی بار

کہہ چکا ہوں، (یہ کوئی مذاق نہیں ہے، اور میرا مطلب مذاق کرنا نہیں ہے) ”دیکھیں اگر عورتوں کو سب کھانے سے احساس ہو جائے کہ وہ ننگی ہیں، تو پھر ہمارے لیے بہتر ہے کہ انہیں سب دیں۔“ سمجھ؟ یہ ننگا پن نہیں تھا۔ یہ کوئی درخت نہیں تھا، یہ کوئی سب کھانا نہیں تھا، یہ جنسی ملاپ تھا۔ غور کریں:

..... کیا تو نے اُس درخت کا پھل کھایا، جسکی بابت میں نے تجھ کو حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا؟  
 آدم نے کہا، جس عورت کو تو نے، میرے ساتھ کیا ہے، اُس نے مجھے..... اُس درخت کا پھل  
 دیا، اور میں نے کھایا۔

تب خُداوند..... نے عورت سے کہا، تو نے یہ کیا کیا؟ اور عورت نے کہا، سانپ نے مجھ کو  
 بہکایا،..... (ہو؟)..... سانپ نے مجھ کو بہکایا، تو میں نے کھایا۔ (وہ پہلے ہی حاملہ ہو گئی تھی، اب، آدم کو  
 دیکھتے ہیں)

(182) اور آدم حوا کے پاس گیا، اور وہ حاملہ ہوئی اور اُس سے۔ اور اُس سے ہابل پیدا ہوا۔  
 (183) لیکن میں آپ سے حقیقی نقطہ نظر پوچھنا چاہتا ہوں۔ اور میں آپ کے سامنے ثابت  
 کرونگا کہ حوا خود وہ درخت تھی، ہر عورت پھل دار درخت ہے۔ کتنے اس بات کو جانتے ہیں؟ کیا آپ  
 اپنی ماں کا پھل نہیں ہیں؟ یقیناً، آپ ہیں۔ ”اور پھل کے بیج میں، یا درخت کے بیج میں، وہ پھل ہے  
 جسے وہ چھو نہیں سکتی تھی۔“

(184) اگر آپ غور کریں، تو کیا یسوع زندگی کا درخت نہیں تھا؟ کیا اُس نے یہ وعدہ مقدس  
 متی، یا، مقدس یوحنا، کے 6 باب میں نہیں کیا، ”کہ میں وہ زندگی کی روٹی ہوں جو حُدا کی طرف سے  
 آسمان سے اتری ہوں؟“

(185) اگر ایک مرد عورت کو کھائے..... پس، اُس پیدائش کے ذریعے دیکھیں..... جو کہ عورت  
 سے ہوتی ہے، ہم سب مرتے ہیں؛ کیونکہ ہم موت کے ماتحت ہیں (کیا یہ درست ہے؟) اور ایسا  
 عورت سے پیدا ہونے کے باعث ہے۔ اور مرد سے پیدائش کے وسیلے، ہم سب ہمیشہ کے لیے زندہ  
 رہتے ہیں۔ عورت موت کا درخت ہے، اور مرد زندگی کا درخت ہے؛ کیونکہ عورت خود سے زندگی کو نہیں  
 لاسکتی ہے۔ یہ بالکل درست ہے۔ زندگی کا۔ کا جرثومہ مرد سے آتا ہے، یقیناً۔ اور پھر وہ عورت میں  
 داخل ہوتا ہے، اور عورت ایک انکیو بیٹر آلے کے سوا اور کچھ نہیں ہے؛ کیونکہ سوائے ناف کی نالی کے،  
 بچے کا کچھ بھی جڑا ہوا نہیں ہوتا ہے۔ ماں کے خون کا ایک قطری بھی بچے میں نہیں ہوتا ہے؛ جبکہ وہ اُس  
 کے خون میں جنم لیتا ہے، مگر ایک قطرہ بھی بچے میں نہیں ہوتا ہے۔ جا کر تلاش کریں..... یا پھر کسی ڈاکٹر



کی کتاب پڑھیں، یا اپنے ڈاکٹر سے پوچھیں، تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ بالکل ایسا نہیں ہوتا ہے، نہیں، جناب، ایک قطرہ بھی نہیں ہوتا ہے۔ عورت فقط ایک اندھا ہے، اور یہی ہے۔ پس زندگی مرد کی طرف سے آتی ہے۔

(186) یہ آپ کو دکھانے کے لیے ایک بہت ہی اچھی مثال ہے کہ عورت کے وسیلہ، یا ایک جسمانی پیدائش کے وسیلہ، ہم سب مرتے ہیں، کیونکہ ہم ابتدا ہی سے موت میں ہیں؛ صرف ایک مرد مسیح یسوع کے وسیلہ ہم زندہ رہ سکتے ہیں۔ پس باغ عدن میں دو درخت تھے۔ کیا آپ یہ دیکھ نہیں سکتے ہیں؟

(187) اب دیکھیں! اُس زمانہ میں کروبیوں کو اُس درخت کی حفاظت کیلئے رکھا گیا تھا۔ اگر وہ کبھی زندگی کے درخت میں سے کھا لیتے، تو پھر وہ ہمیشہ کیلئے جیتے رہتے۔ کتنے اس بات کو جانتے ہیں؟ وہ ہمیشہ کے لیے جیتے رہتے۔ اگر وہ پہلی بار اُسے چھک لیتے..... فرشتے نے کہا، ”ہم اسکی حفاظت کریں گے۔“ پس اُس نے مشرق کی طرف کروبی اور گھومنے والی شعلہ زن تلوار کو رکھ دیا۔ پس انہوں نے مشرق کی طرف، گھومنے والی شعلہ زن تلوار کو رکھا تا کہ وہ (اس درخت تک نہ پہنچ پائیں) (188) اور جب یسوع آیا، تو اُس نے کہا، ”زندگی کی روٹی میں ہوں، جو کوئی مجھ سے کھاتا ہے وہ کبھی ہلاک نہ ہوگا۔“ یہاں آپ کا درخت موجود ہے۔

(189) اور وہاں آپ کی عورت موجود ہے، آپ کا جنسی ملاپ موت لاتا ہے۔ اور یقینی طور پر جنسی خواہش ہے، جسکے ذریعے موت آتی ہے۔ اور یقینی طور پر روحانی پیدائش بھی ہے، جسکے ذریعے ابدی زندگی آتی ہے۔ ایک عورت سے پیدائش کے وسیلے موت آتی ہے، اور مرد سے پیدائش کے وسیلے زندگی آتی ہے۔ آمین! آپ یہاں ہیں۔

(190) اب آئیں قائن کی طرف واپس چلتے ہیں۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ وہ رُوح اور وہ گھٹیا پن کہاں سے آیا تھا؟ اگر قائن..... دیکھیں، اگر قائن آدم کا بیٹا تھا اور آدم خُدا کا بیٹا تھا، تو پھر اُس میں بدی کہاں سے آئی تھی؟ پہلی چیز جو اُسکے پیدا ہونے سے آئی، وہ نفرت تھی، وہ ایک قاتل تھا، وہ حاسد تھا۔ اور اب اُسکے باپ کی فطرت پر غور کریں، لوسیفر کا آغاز، اسی سے ہوا تھا، اور وہ شروع ہی سے ایسا تھا..... وہ میکائیل سے حسد کرتا تھا، اور ساری مصیبت کا یہیں سے آغاز ہوا۔ کتنے اس بات کو

جانتے ہیں؟ اور قائل اپنے باپ کی فطرت پر تھا، وہ اپنے بھائی سے حسد رکھتا تھا اور اُس نے اُسکو قتل کر دیا تھا۔ جب کہ خالص..... خالص فطرت کی دھارا سے یہ چیز باہر نہیں آسکتی تھی۔ بلکہ یہ..... چیز اُس بگڑی ہوئی دھارا سے آئی۔ اور جب قائل پیدا ہوا، تو اُس پر غور کریں۔

(191) پس اُسکی پیدائش کے بعد ہابل پیدا ہوا، پھر حوا آدم سے حاملہ ہوئی تھی، کیونکہ وہ۔ وہ حوا کے پاس گیا تھا اور حوا سے ایک بیٹا ہابل پیدا ہوا تھا۔ اور ہابل مسیح کی مثال تھا؛ اور جب۔ جب ہابل کا قتل ہو گیا، تو پھر سیت نے اُسکی جگہ لی؛ مسیح کے مرنے، دفن ہونے، اور جی اٹھنے کی، مثال تھی۔

(192) لیکن، اب دیکھیں، قائل نے اپنے سارے جسمانی کاموں کے ساتھ؛ عبادت کی، بالکل جیسے آج ایک جسمانی چرچ کرتا ہے: لوگ چرچ جاتے ہیں، اور پرستش کرتے ہیں۔ قائل نے بھی پرستش کی تھی؛ کیونکہ وہ بے دین نہیں تھا، وہ کمیونسٹ نہیں تھا۔ قائل ایک ایماندار تھا؛ وہ خدا کے پاس گیا، اور اُس نے ایک مذبح بنایا۔ اُس نے ہر وہ مذہبی کام کیا جو ہابل نے کیا تھا، لیکن اُسکے پاس خدا کی مرضی کا روحانی مکاشفہ نہیں تھا۔ خداوند کا نام مبارک ہو! آپ یہاں ہیں۔ کیا آپ اسے دیکھ رہے ہیں؟ اُسکے پاس روحانی مکاشفہ نہیں تھا، اور یہی مسئلہ آج کی کلیسیا کے ساتھ ہے۔ پس یسوع نے کہا تھا کہ وہ اپنی کلیسیا روحانی مکاشفہ پر بنائے گا۔ کیا آپ یہ سمجھ گئے ہیں؟ اوہ، میرے خدا، آپ کی آنکھیں اب کھل جانی چاہئیں۔ دیکھیں، یہ روحانی مکاشفہ ہے۔

(193) قائل آیا: اُس نے ایک مذبح بنایا، اُس نے پرستش کی، وہ قربانی بھی لایا، اور جھک گیا، اُس نے خدا کی تعریف کی، اُس نے اُسکی پرستش کی، اُس نے وہ سب مذہبی کام کیا جو ہابل نے کیا تھا۔ لیکن تو بھی خدا نے اُسکی قربانی کو رد کر دیا کیونکہ اُسکے پاس روحانی مکاشفہ نہیں تھا!

(194) قائل کی لڑی کو دیکھیں: وہاں سے ٹھیک کشتی تک، اور کشتی سے پھر اسرائیل تک، اور اسرائیل سے ہوتے ہوئے ٹھیک یسوع تک، اور پھر یسوع سے لے کر اس زمانہ تک؛ غور کریں کیا یہ جسمانی نہیں ہیں، بنیادی کلیسیا، سخت اور ضدی، اور تعلیم یافتہ ہے، میرا مطلب ہے ان کے پاس کلام ہے، اور ساری تھیولوجی اور تعلیم کو جانتے ہیں، اور اسے بیان کر سکتے ہیں، بڑے، بالکل ایسا ہے، لیکن یہ روحانی مکاشفہ سے خالی ہیں! [بھائی برنہم چٹکی، بجاتے ہیں۔ ایڈیٹر۔] یہ بالکل درست ہے۔ اور یہی

قائن کی تعلیم ہے۔

(195) بائبل کہتی ہے، ”افسوس اُن پر!“ جو قائن کی راہ پر چلے، اور بڑی حرص سے بلعام کی سی گمراہی اختیار کی، اور تورح کی طرح مخالفت کر کے ہلاک ہوئے۔“ یہوداہ کی، کتاب میں، اُس نے فرمایا ہے، ”وہ سزا کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔“ یقیناً، وہ کئے گئے ہیں۔ سمجھے؟ بلعام کون تھا؟ وہ ایک بَشپ تھا۔ وہ ساری کلیسیا سے بڑا تھا۔ اور وہ اُتنا ہی بنیاد پرست تھا جتنا وہ ہو سکتا تھا۔ اُس نے قربانی گزرائی..... اُسکی طرف دیکھیں وہ مشہور لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوا تھا، اور وہ اُنکے اعلیٰ لوگوں کے درمیان موجود تھا۔ اور وہ لوگ بے دین نہیں تھے، وہ ایماندار تھے۔

(196) پس موآب کا۔ کا قبیلہ لوط کی بیٹی سے آیا تھا۔ لوط جو کہ وہاں..... لوط کی بیٹی نے اپنے باپ کے ساتھ مباشرت کی تھی، اور وہ حاملہ ہوئی تھی اور اُسکا بچہ پیدا ہوا تھا، اور وہ بچہ..... موآب کے قبیلہ کو پھیلانے کا سبب بنا تھا۔ پس وہ ایک بڑی تنظیم بن گئے تھے۔ یقیناً، وہ خوبصورت لوگ تھے، اور اُنکے درمیان امرا اور بادشاہ اور نامور لوگ موجود تھے۔ اُنکے درمیان بَشپ اور کارڈینیل اور وغیرہ وغیرہ موجود تھے۔

(197) پس پھر وہاں پوتر شور کرنے والوں کا ایک گروہ آگیا، اسرائیل، وہ ایک مختلف گروہ تھا؛ وہ تھوڑی پرانی طرز کا گروہ تھا جبکہ کسی تنظیم سے تعلق نہیں تھا، وہ غیر تنظیمی تھے۔ اور اُنہوں نے وہ سب کیا جو نقشے پر تھا، اور بُرائی بھی کی۔ لیکن تو بھی، اُنکے پاس رُوحانی مکاشفہ تھا، اور خُدا آگ کے ستون کی صورت میں اُن کے ساتھ تھا۔

(198) اوہ، میں۔ میں جانتا ہوں اُنکے پاس جسمانی چیزیں تھیں، اور لوگوں نے کہا، ”یہ تو واپس جانے والی لہروں کا گروہ ہے، اور یہ باہر پھینکنے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔“ لیکن اُنکے پاس رُوحانی مکاشفہ تھا، اُنکے پاس کُٹی ہوئی چٹان تھی، اُنکے پاس پیتل کا سانپ تھا، اُنکے درمیان آگ کا ستون تھا جو اُنکے ساتھ چل رہا تھا۔ ہلّو یاہ! میں جانتا ہوں کہ آپ۔ آپ سوچ رہے ہیں کہ میں بہت زیادہ پُر جوش ہو گیا ہوں، لیکن میں ایسا نہیں ہوا۔ میں تو بس اچھا محسوس کر رہا ہوں۔

(199) غور کریں! اور میرا خیال ہے، ”وہی خُدا، آج، ہمارے ساتھ ہے۔“ یہ کلام کا ایک

روحانی مکاشفہ ہے۔ یقیناً، ایسا ہے۔ یہ سدا کیلئے درست ہے۔ خُداوند کا نام مبارک ہو! جی، جناب۔  
 (200) پس وہ وہاں کھڑا تھا، اور بنیاد پرست تھا؛ پس وہاں اُن پمپٹس اور پریس بیٹین کا گروہ پہاڑی پر، اپنے بَشپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اور وہ بہت مذہبی تھے، اور اُسی مذہب کے تحت، اُنہوں نے بالکل اُسی خُدا کی پرستش کی۔ اُنہوں نے کہا، ”اس کوڑا کرکٹ کے گروہ کو دیکھو۔ غور کرو، اُنکے پاس کوئی تنظیم نہیں ہے۔ یہ سوائے قمقمے لگانے، اور چیخنے چلانے، اور پوٹر شور کرنے والوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہیں۔“

(201) کیا یہ درست ہے؟ یقیناً، وہ تھے۔ اگر آپ کو یقیناً نہیں آتا کہ وہ پوٹر شور کرنے والے تھے، تو پیدائش میں واپس جائیں اور دیکھیں کہاں اُنہوں نے ایسا کیا تھا۔ پس وہاں معجزہ ہوا، اور مریم نے دف لی اور کنارے پر جا کر، اُسے بجا نا شروع کر دیا؛ اور رُوح میں ناپنے لگی، اور موسیٰ بھی رُوح میں گارہا تھا۔ آیا یہ ایسا گروہ نہیں جنہیں ہم آزاد..... یا پوٹر شور کرنے والوں کا گروہ کہتے ہیں، تو پھر مجھے نہیں معلوم یہ کیا تھا؛ وہ گارہے تھے اور اُچھل رہے تھے اور حمد و ثنا کر رہے تھے۔ اور قوموں نے ہمیشہ اُن سے نفرت کی، لیکن خُدا اُنکے ساتھ ساتھ تھا۔ کیونکہ اُنکے پاس رُوحانی مکاشفہ تھا، اور وہ آگ کے ستون کی پیروی میں چل رہے تھے۔

(202) اور مَوآب نے کہا، ”اب، یہاں دیکھو۔ ہم تمام کارڈینل اور بَشپ حضرات، اور تمام پریس بیٹرز کو کال کریں گے، اور ہم انہیں یہاں سے باہر نکالیں گے۔ ہم اسکے متعلق کچھ کریں گے؛ کیونکہ ہم ایک مذہبی قوم ہیں۔ ہم اُس پروپیگنڈے کو اپنی اچھی تنظیم میں شامل نہیں ہونے دیں گے۔“

(203) اور چنانچہ وہ اُنھیں باہر لے گئے۔ اور اُنہوں نے غالباً بارہ منجے بنائے؛ پس اسرائیل کے پاس بھی یہی کچھ تھا، بارہ منجے تھے۔ اُنہوں نے ان پر، بارہ بیلوں کی قربانی کی؛ بالکل جیسا اسرائیل نے کیا تھا، اور یہی چیز خُدا کی مانگ تھی۔ اُنہوں نے ان پر بارہ بھیڑیں چھڑائیں، جو کہ خُداوند یسوع مسیح کے آمد کی علامت ہے؛ دونوں ہی جگہ پر غالباً بارہ بارہ بھیڑیں تھیں۔

(204) تمام نامور لوگ، بَشپ اور باقی سب، اُنکے چوگرد کھڑے ہو گئے۔ اور اُنہوں نے قربانی کو آگ لگائی۔ اُنھوں نے دُعا کی، اور اپنے ہاتھوں کو یہوواہ کی طرف بلند کر کے کہا، ”اے یہوواہ،



(212) اور یسوع نے کہا، ”ہاں، مگر یہ بھی لکھا ہوا ہے۔“ خُدا اپنے بندے کو اپنے نشانوں سے ثابت کرتا ہے۔

(213) پطرس نے، اعمال 2 میں یہی کہا ہے، اُس نے کہا، ”اے اسرائیلو، یسوع ناصری، ایک شخص تھا جس کا خُدا کی طرف سے ہونا، تم پر اُن معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا جو خُدا نے اُسکی معرفت تم میں دکھائے، چنانچہ تم آپ ہی جانتے ہو۔“ (آپ یہاں ہیں) ”اور جب وہ پکڑوایا گیا..... پہلے سے..... اور اُس بڑی سنہڈرین کونسل کے حوالہ کیا گیا۔ لیکن خُدا کے علم سابق کے موافق، خُدا نے اُسے اسی طرح مرنے کیلئے پہلے سے مقرر کیا تھا۔ تم نے بے شرع اور شریر لوگوں کے حوالے اُسے کر دیا۔ تم نے زندگی کے مالک کو قتل کیا، جسے خُدا نے مردوں میں سے جلایا۔ اور اس کے ہم گواہ ہیں۔“

(214) واہ، کیسا مناد ہے! نہیں کر سکتا..... وہ اپنے نام کے دستخط خود نہیں کر سکتا تھا، لیکن وہ خُدا کو جانتا تھا۔ اُنہوں نے کہا اُنہوں نے اقرار کیا ”وہ یسوع کیسا تھ رہا تھا۔“ یقیناً، یہ ایک رُوحانی مکاشفہ ہے۔ اوہ، میرے خُدا یا۔ اب، آپ یہاں ہیں۔

(215) قائل بھی اُسی لڑی سے تھا، اور آج کی جسمانی کلیسیا بھی اُسی لڑی سے ہے۔ لیکن رُوحانی کلیسیا کے پاس آج بھی آگ کا ستون موجود ہے، اُنکے درمیان آج بھی عجیب، اور جلالی کام ہوتے ہیں، اُن کے پاس آج بھی وہی مسیح ہے؛ جسکی تصدیق باغِ عدن کے، ذبح ہونے والے بڑے سے لیکر، ٹھیک آمدِ ثانی کے بڑے تک ہوئی ہے۔ یقیناً، وہ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔

(216) پس قائل کی لڑی، ہوشیار اور مذہبی اور علمی ہے، اور بالکل آج تک ویسی ہی ہے؛ بالکل ویسی ہے، ہر روز وہی کام کرتی ہے۔ تنقید کرتی اور ستاتی ہے، جیسے قائل نے ہابل کے ساتھ کیا تھا، پس آج تک ویسی ہے، جیسی تھی ویسی ہی سدا رہے گی؛ جسمانی ہے، بے ایمان ہے۔ یہ درست ہے۔

(217) اب پیدائش 3:8 کے علاوہ، میں نے یہاں 20 آیت کو بھی لکھا ہوا ہے، میں اس پر تھوڑی دیر پہلے توجہ کر رہا تھا:

اور آدم نے رکھا..... اور آدم نے اپنی بیوی کا نام..... حوا رکھا؛ اس لیے کہ وہ سب زندوں کی ماں

ہے۔ (دیکھیں، یہ اُس کی گرواٹ کے بعد ہوا)

(218) قائل تھا..... ”اب یہاں ٹھہریں!“ آپ کہتے ہیں، ”یہ ایک سانپ، یا ایک اژدہا کیسے ہو سکتا تھا؟“

(219) لیکن، بھائی، پس یہاں توجہ دیں، بائبل یہ نہیں کہتی کہ وہ ایسا سانپ تھا؛ بائبل فرماتی ہے کہ، ”وہ کل دشتی جانوروں میں سب سے چالاک تھا۔“ وہ ریگتا نہیں تھا، وہ ایک چوپایا تھا۔ اور وہ ایک..... اور دیکھیں.....

(220) اور اگر آپ چاہیں، تو میں آپ کو ایک چھوٹی سی چیز بطور علامت پیش کر سکتا ہوں۔ اور یہاں پر سائنس بھی الجھ جاتی ہے۔ سب سے قریب تر چیز جو انسان سے ملتی ہے، وہ ایک چمپنزی ہے۔ کتنے لوگ اس بات کو جانتے ہیں؟ لیکن انکے درمیان کچھ ہے۔ سائنس چمپنزی کی ہڈیوں کو انسان کی ہڈیوں سے نہیں ملا سکتی ہے، حالانکہ یہ سب سے قریب تر ہے۔ وہ اسے پولی وگ سے شروع کر کے اوپر لاتے ہیں۔ پھر وہ اسے ٹیڈ پول پر لاتے ہیں۔ پھر وہ اسے کسی اور جانور بلکہ ہر جانور سے اوپر لاتے ہیں۔ پھر وہ اسے ریچھ تک لاتے ہیں۔ پس آپ ایک ریچھنی کو لیں اور اُسکی کھال اُتار دیں، تو وہ ایک عورت کی طرح نظر آئیگی۔ بالکل ایسا ہی ہے۔ پس ریچھنی کو لیں، اور پھر جائیں اور ایک عورت کو لیں، اور انھیں وہاں کھڑا کر دیں..... عورت کو اُسی طرح کھڑا کر دیں۔ تو وہ بالکل ایسی ہی لگتی ہے جیسے ایک۔ ایک۔ ایک ریچھنی ہوتی ہے۔ پاؤں بالکل ویسے ہی کام کرتے ہیں، اور ہاتھ بھی ویسے ہی کام کرتے ہیں، جیسے ایک انسان کے کرتے ہیں۔ لیکن چمپنزی ان سب سے زیادہ قریب تر ہے۔ یقیناً ایسا ہے، لیکن وہ اسکی تحقیق نہیں کر سکتے ہیں۔

(221) اگر آپ اسے جاننا چاہتے ہیں، تو یہاں ایک چھوٹا سا راز چھپا ہوا ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے یہ کہاں ہے؟ یہ اُن سے چھپا ہوا ہے۔ اور وہ جتنی ہڈیاں چاہیں کھود لیں۔ وہ ایسا کر سکتے ہیں..... نقاشی جتنا چاہیں کھود لیں، اور سائنس، اور مورخ اپنی ایٹمی پیمائش سے وقت کی پیمائش کا ناپ تول کر لیں، تو بھی وہ کبھی اس راز کو پکڑ نہیں پائیں گے۔ کیونکہ وہ سانپ تھا جو زمین پر تمام چیزوں سے زیادہ انسان جیسا تھا، اور خُدا نے اُس پر لعنت کی اور وہ پیٹ کے بل چلنے لگ گیا، اور اُسکو ایک

ریگنے والے سانپ میں بدل دیا جو انسان کی مشابہت نہیں رکھتا۔ اب سائنس دان، اپنے سر کھاتے رہیں، اور انھیں اس کام میں لگے رہنے دیں۔

(222) لیکن بائبل فرماتی ہے، ”وہ زمین کے سب دشتی جانوروں میں چالاک تھا۔“ یہ بالکل درست ہے۔ یہی وہ کڑی تھی جو انسان اور بندر کے درمیان تھی، پس خدا نے اُس پر لعنت کی اور وہ اپنے پیٹ کے بل چلنے لگا اسیلئے۔ اسیلئے کہ اُس نے وہ کام کیا تھا۔ اُس نے عورت کو بہکایا تھا، اور پھر عورت نے اپنے پہلے بیٹے کو جنم دیا جس کا نام قان تھا، اور سانپ کی اپنی فطری تحریک کے بعد یہ ہوا، کیونکہ شیطان، سانپ میں داخل ہو گیا تھا، اور اُس نے کیا تھا۔

(223) اور پھر وہ حاملہ ہو گئی اور وغیرہ وغیرہ، اور حوا بہکائے جانے کے بعد پھر حاملہ ہوئی۔ اب دیکھیں، اُسے بہکایا گیا تھا، اُس نے..... دیکھیں، اُس نے غلطی کی تھی۔ لیکن دیکھیں، حقیقی معنوں میں، اُس وقت اُس نے جائز کام کیا جب وہ اپنے شوہر کے وسیلہ حاملہ ہوئی تھی، کیونکہ بہکائے جانے کے بعد، شاید کافی وقت لگا ہو، کئی مہینے یا کئی دن کے بعد ایسا ہوا ہو؛ آپ یہ نہیں بتا سکتے ہیں، ہم اس بارے میں نہیں جانتے ہیں، لیکن پھر حوا نے آدم کے بیٹے کو جنم دیا تھا۔

(224) پس کسی شخص نے یہ سوال کیا تھا، اور کہا تھا، ”اچھا، وہ بیٹا..... اُس نے کہا وہ گئی..... اور قان پیدا ہوا، کہا اُسے خداوند کی طرف سے بیٹا ملا تھا۔“ واقعی، یقینی طور پر، ایسا ہی تھا۔ یہ فطرت کا ایک قانون ہے۔ اور بالکل آپ کے ساتھ آج بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ جب آپ پیدا ہوتے ہیں، تو خدا نیچے آ کر آپ کو نہیں بناتا ہے۔ آپ اپنے باپ اور ماں کی نسل ہیں۔ اور آپ ہوں گے..... ایسا ہی ہوگا..... آپ کے بچے آپ کی نسل ہوں گے۔ یہ عمل افزائش نسل ہے جو ہمیشہ چلتا رہتا ہے، اور آگے بڑھتا رہتا ہے، بالکل جیسے درختوں کے بیج ہوتے ہیں اور وغیرہ وغیرہ؛ لیکن اصل پر واپس آتا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں اس کی وضاحت ہو گئی ہے۔

(225) ہمارے پاس مزید کتنا وقت ہے؟ مزید وقت نہیں ہے۔ آئیں اس اگلے اچھے سوال کو سنتے ہیں..... جسے ہم اتوار کو لیں گے: ”ہم سب نے ایک ہی رُوح سے ایک ہی بدن میں بپتسمہ لیا.....“ (ہم اسے جاننا پسند کریں گے۔) ”..... مسیح۔“ پس اُس وقت..... اب، میرا خیال ہے میرے



پاس کچھ حوالہ جات ہیں، جو اسکے متعلق اچھے حوالے ہیں [بھائی برتنہم اسکا جواب حصہ دوم میں دیتے ہیں، یہ سوال نمبر 60 ہے۔ ایڈیٹر۔]

(226) یہاں پر ایک اور اچھا سوال ہے، بالکل ایسا ہی ہے..... کیا آپ مجھے مزید ایک منٹ یا دو منٹ اور برداشت کریں گے، تاکہ اس کا جواب دیا جائے؟ یہ خود ہی جواب دے سکتا ہے۔

**59۔ جبکہ۔ جبکہ آپ کہتے ہیں ”شریر ابد تک نہیں جلیں گے“..... (دیکھیں، اب مجھے چلتے چلتے یہاں وہ ٹنس مل گیا ہے، کیا مجھے نہیں ملا؟)..... جب آپ کہتے ہیں کہ شریر ابد تک نہیں جلیں گے، تو پھر کیا آپ کا مطلب جہنم میں ہوں گے یا پھر آگ کی جھیل میں ہوں گے؟ مجھے معلوم ہے اسکا ذکر مکاشفہ میں ہے (یہ 20 واں باب ہے) پھر عالم ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے۔ اگر وہ ابد تک نہیں جلیں گے، تو پھر اُن کا کیا بنے گا؟**

(227) پس جیسا میں نے کہا تھا، بھائی یا بہن، یا جس نے بھی یہ پوچھا ہے، وہ نابود ہو جاتے ہیں، اب اُن کے متعلق مزید کچھ بھی نہیں رہتا۔ اُن کا آغاز ہوا تھا، اور یہاں اُن کا اختتام ہو جاتا ہے؛ اب مزید وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ یہ کیسے ہوگا..... وہ کتنی دیر تک جلتے رہیں گے، یہ بتانا بہت مشکل ہے۔ لیکن، یہاں پر، دیکھیں.....

(228) اگر آپ اسے اپنے ذہن میں رکھ سکتے ہیں، تو دیکھیں، یہ بہت ہی آسان ہے۔ ابدی زندگی کی صرف ایک ہی قسم ہے، اور وہ خود خُدا سے آتی ہے۔ اور خُدا واحد ہے جسکے پاس ابدی زندگی ہے۔ آپ اسے لغت میں تلاش کریں، تو یونانی لفظ زوئی ملے گا۔ اور زوئی کا مطلب ”ابدی زندگی ہے۔“ اور ابدی زندگی ”خُدا ہے۔“ یسوع نے کہا، ”میں تمہیں ابدی زندگی دوں گا۔“ پس اگر آپ اسکو یہاں لغت میں دیکھیں، تو لکھا ہے، ”زوئی۔“ پس یہی ابدی زندگی ہے۔ بائبل میں ایسا کہیں پر بھی نہیں کہا گیا کہ ابدی جہنم ہوگا، بلکہ یہ کہا گیا کہ وہ ”ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جلتے رہیں گے۔“

(229) اب، فوراً یور کیلئے لفظ، ایویون کو، دیکھنا پڑیگا۔ کیا آپ نے بائبل میں، اس پر غور کیا ہے؟ اور کتنے ہیں جنہوں نے اسے کبھی سنا ہے، ”ایویون اور ای۔“.....؟ اور کتنے لوگ جانتے ہیں کہ ایویون کا مطلب ”وقت کی وسعت ہے“؟ اور دیکھیں، یقیناً، ہر کوئی جانتا ہے لفظ ایویون کا مطلب ہے ”ایک

طویل مدت تک۔“

(230) ”اور وہ ایون تک جلتے رہیں گے،“ یعنی طویل مدت تک۔ ”وہ آگ کی جھیل میں ڈالے جائیں گے، اور وہ ایون تک جلتے رہیں گے۔“ ایون کا مطلب ہے ”طویل مدت تک۔“ ہو سکتا ہے کہ وہ کئی سو ملین سال تک سزا کیلئے جلتے رہیں، لیکن آخر کار، اُنکا اختتام ہوگا؛ تاکہ وہ اکٹھے ہو کر، نیست و نابود ہو جائیں۔ دیکھیں، کیونکہ ہر وہ چیز جو کامل نہیں ہے وہ کامل کی بگڑی ہوئی شکل ہے؛ لیکن چونکہ اُسکا آغاز ہوا تھا، اسلئے اُس کا اختتام بھی ہونا ہے۔

(231) لیکن ہم جو خداوند یسوع پر ایمان رکھتے ہیں ہمارے پاس زوئی ہے، ”جو کہ خدا کی اپنی زندگی ہے“ اور وہ ہمارے اندر ہے، اور اسی سبب سے ہمارے پاس ابدی زندگی ہے۔ یہ ہمیشہ کیلئے نہیں ہے، گنہگار کے پاس ہمیشہ کی زندگی ہے، لیکن ہمارے پاس ”ابدی زندگی ہے۔“

(232) زیادہ عرصہ نہیں گزرا، کہ بھائی کا کس، میرے رن وے کو سیٹ کر رہے تھے اور اس سے پہلے ہم کچھ کرتے ..... ہمارے پاس وہاں کچھ پتھر تھے، اور اُس نے ایک چھوٹے سے، پرانے فوسل کو اٹھایا، اور اُس نے کہا، ”بھائی برتنم، یہ کتنا پرانا ہے؟“

(233) ”اوہ،“ میں نے کہا، ”تاریخی لحاظ سے، آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ دس ہزار سال پرانا ہو سکتا ہے۔ شاید یہ کسی قسم کا کوئی چھوٹا سا، پرانا سمندری مونستر ہو جو کسی زمانہ میں رہتا ہو، یا کوئی چھوٹا سا سمندری جانور ہو، جو شاید گزرے زمانوں میں موجود ہو۔“

(234) اُس نے کہا، ”ذرا سوچیں انسانی زندگی اس زندگی کے مقابلے میں کتنی چھوٹی ہے۔“

(235) میں نے کہا، ”لیکن، اوہ، بھائی، اس زندگی کا خاتمہ ہے، لیکن جو زندگی مسیح میں ہمارے پاس ہے اُس کا خاتمہ نہیں ہے۔ یہ دو یا تین فورایور تک زندہ رہ سکتی ہے، لیکن اس میں کبھی بھی ابدی زندگی نہیں آئے گی، کیونکہ ابدی زندگی صرف خدا سے نکلتی ہے۔“

(236) ابدی، ”جو میرا کلام سنتا ہے اور میرے بھیجنے والا کا یقین کرتا ہے، ابدی زندگی اُس کی ہے اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔“ آپ اس مقام پر ہیں، آپ کو ایک ایماندار ہونے کے باعث ابدی زندگی ملتی ہے۔ اور ایک غیر ایماندار کے پاس ہمیشہ

کی زندگی ہے۔ ایک ابدی..... ایک ایماندار کے پاس ابدی زندگی ہے، اور وہ فنا نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ ابدی ہے۔

(237) مگر ایک ایماندار، وہ چلا جائے گا..... لیکن جب ایک غیر ایماندار اس دنیا سے جائیگا، تو اُسے مصیبتوں، اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑیگا؛ اور لوگ اُسے بڑا اعلیٰ وقت کہتے ہیں، ”جس میں رنگ رلیاں مے نوشی اور جنسی آزادی ہو، اُسے بڑا اعلیٰ وقت کہتے ہیں۔“ جہاں عورتیں ہوں، اور شراب نوشی ہو، وہاں بڑا اعلیٰ وقت گزرتے ہیں، اور انسان سوچتا ہے اچھا وقت چل رہا ہے۔ مگر ایسا انسان مر جائے گا، اور وہ آگ اور گندھک کی جھیل میں جانیگا جو جلتی رہتی ہے، اور ہمیشہ ہمیشہ تک جلتی رہتی ہے، ہو سکتا ہے ایک سو ملین سال تک اُسکی جان آگ اور گندھک کی جھیل میں تڑپتی رہے۔

(238) میں..... آپ کہتے ہیں، ”کیا یہ عام گندھک جیسی ہوگی؟“ مجھے یقین ہے اس سے دس لاکھ گنا بڑی ہوگی۔ مجھے یقین ہے آپ اس آگ کا، اُس آگ کے ساتھ موازنہ نہیں کر سکتے ہیں۔ صرف ایک ہی وجہ ہے کہ اسے یہاں ”آگ“ کہہ کر پکارا گیا ہے، ”کیونکہ یہ آگ ہے جو سب سے زیادہ بھسم کرنے والی چیز ہے۔ واقعی جب اسے استعمال کیا جاتا ہے تو یہ ہر چیز کو بھسم کر دیتی ہے، آگ ہی ایسا کرتی ہے۔ ٹھیک ہے، اور، یہ وہاں ہوگی، اور آپ کے پاس ایک جان ہوگی جسے اس قسم کی سزا دی جائے گی.....

(239) اب، آپ لفظ آگ کو دیکھیں، کیونکہ یہ لفظ رُوح القدس کیلئے بھی استعمال کیا گیا ہے ”رُوح القدس اور آگ“؛ اور رُوح القدس کی آگ گناہ کو جلا دیتی ہے، اور، پاک کر دیتی ہے۔

(240) لیکن یہ آگ، یہ جہنم سے آتی ہے، لکھا ہے ”آگ کی جھیل ہے۔“ اور یہ جو بھی ہے، یہ عذاب کے ساتھ سزا ہے۔ جب دولت مند نے، جہنم میں اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھا، تو اُس نے کہا، ”لعز کو بھیج وہ اپنی انگلی کا سر پانی میں بھگو کر، میری زبان کو تر کرے، کیونکہ میں اس آگ میں تڑپتا ہوں۔“ یہ نہ سوچیں وہاں جلتا ہوا جہنم نہیں ہے، ایک اصل جہنم، موجود ہے۔ اگر شیطان حقیقت میں ہے، تو پھر جہنم بھی حقیقت میں ہے۔

(241) لیکن، آپ دیکھیں، ہر وہ چیز جو بگڑی ہوئی شکل میں ہے اُس کا خاتمہ ضروری ہے، کیونکہ

اسے آخر کار خُدا کی اُس پاکیزگی اور تقدس کی طرف واپس آنا ضروری ہے۔ اور خُدا ابدی ہے؛ اور اگر ہمارے پاس ابدی زندگی ہے، تو پھر خُدا ہمارے اندر ہے، اور پھر ہم اس سے زیادہ نہیں مر سکتے جتنا خُدا مر سکتا ہے۔ آپ یہاں ہیں۔

(242) اب، دیکھیں، متن واقعی خود کو بیان کرتا ہے، اور اسے درست کرتا ہے۔ اب، آنکھیں دیکھتے ہیں، میرے پاس ایک سوال تھا..... مجھے نہیں معلوم کہ..... ہاں ہے:

”کیا ہوگا۔ اُن کا کیا بنے گا؟“

(243) وہ نیست و نابود ہو جاتے ہیں، اور اُن کا باقی کچھ بھی نہیں رہتا؛ جان چلی جاتی ہے، رُوح چلی جاتی ہے، زندگی چلی جاتی ہے، بدن چلا جاتا ہے، خیالات چلے جاتے ہیں، اور یادداشت بھی چلی جاتی ہے۔

(244) اور جلال میں، یہاں تک کہ برائی کے بارے میں مزید کوئی خیال بھی باقی نہیں رہے گا، چاہے وہ، کبھی بھی سرزد ہوا ہو۔ یہ ٹھیک ہے، یہ سب کچھ ختم ہو جائیگا..... کیا آپ سوچ سکتے ہیں، اس حصے میں بھی لوگ ہوں گے.....؟

(245) کیا بائبل نہیں کہتی، ”کہ شریروں کے خیالات بھی فنا ہو جائیں گے“؟ پس خیالات بھی فنا ہو جائیں گے۔

(246) وہاں پر انسان ہوگا، اور یہاں پر خُدا اے بزرگ و برتر ہوگا، جو جانتا ہے کہ ٹھیک اُس پار باہر ایک گڑھا موجود ہے جس میں جانیں جل رہی ہیں؟ دیکھیں، پھر وہ آسمان نہیں ہو سکتا؟ کیونکہ وہی خیالات، وہی یادداشت، اور ہر بُری سوچ وہاں ہے، ایسے ہر وہ چیز جو بگڑی ہوئی شکل میں ہے، یعنی ہر وہ چیز جس میں برائی ہے، وہ سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ ہم پاکیزگی کے سوا کچھ نہیں ہوں گے، صرف زوئی کیساتھ، خُدا کی زندگی میں ہوں گے؛ اور ابد تک، اور زمانوں تک آگے، اور آگے، اور آگے، اور آگے، اور آگے بڑھتے ہی جائیں گے؛ یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا، بلکہ یہ ابدیت ہوگی!

(247) ”وہ ہمیشہ کی سزا میں چلے گئے، مگر راست باز ابدی زندگی میں چلے گئے۔“ کیا آپ اسے سمجھ گئے ہیں؟ ہمیشہ کی سزا، اور ابدی زندگی میں، کتنا فرق ہے!

(248) اب، دیکھیں، کیا ایسا نہیں ہے..... اب، میرے پیارے چھوٹے جوانوں، میں جانتا ہوں، یہ آپ کیلئے ہے، دیکھیں میرا۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ اپنے آپ کو ایک ماہر کے طور پر پیش کروں۔ اور اگر میں ایسا کروں،.....

(249) اب، میرے پاس تین یا چار مزید اچھے سوالات موجود ہیں۔ پس خُداوند کی مرضی سے، میں انہیں اتوار کی صبح لوں گا۔

(250) پس اب، دیکھیں، غور کریں، ایسے سوالات اُٹھتے ہیں۔ میں ایک پرانا مناد ہوں۔ مجھے۔ مجھے۔ مجھے اس خدمت میں چھپیس سال ہو گئے ہیں۔ اور میں۔ میں اس کیلئے بہت شکر گزار ہوں، کہ میں یہ کہہ سکتا ہوں، کہ میرا..... میں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی کسی چیز کو پیش کرنے کو شش نہیں کی جب تک وہ پہلے مجھ پر آشکارا نہ ہو جائے۔ اور میں خُداوند کے فرشتہ کا مشکور ہوں..... میرے پاس کوئی تعلیم نہیں تھی، اور نہ ہی کوئی قابلیت تھی۔ بلکہ فرشتہ نیچے آیا، اور خُدا کی طرف سے میرے لئے مدد بھیجی گئی۔ اُس نے مجھے ایک بھی ایسی بات نہیں بتائی جو مطلق طور پر پیداش سے لیکر مکاشفہ تک جڑی ہوئی نہ ہو، یہاں تک کہ..... میں نے فوراً لکھ لیا جب اُس نے کہا، ”کہ تُو۔ تُو الہی شفا کی نعمت حاصل کرے گا۔“ میں نے یہ بالکل اُسی طرح لکھ لیا جیسے اُس نے کہا تھا۔

(251) اور تقریباً تین سال بعد، مینینجر نے میری۔ میری توجہ اُس طرف دلوائی، اور کہا، ”بھائی برتنہم، کیا آپ نے اُس پر دھیان دیا؟ یہ تو کامل بات ہے یہاں تک کہ اُس نے آپ کو اس ایک نعمت کے بارے میں بتایا تھا۔“

(252) دیکھیں، ایسا کبھی نہیں کہا ”نعمت۔“ اور بائبل میں ہر ایک ہے..... ہر نعمت ”نعمت ہے،“ لیکن الہی شفا، دیکھیں یہ ”ایک نعمت ہے۔“ اور یہ ”شفا کی نعمتیں ہیں۔“ آپ کو مختلف طریقوں سے، الہی شفا کی نعمتوں کی تمام اقسام مل سکتی ہیں۔ لیکن، ہر دوسری ”مخصوص نعمت ہے۔“ ”مخصوص“ جیسے نبوت کی نعمت ہے، ”مخصوص“ جیسے فلاں نعمت ہے۔ لیکن الہی شفا جمع کی صورت میں ہے۔ ”یعنی نعمتوں میں شمار ہوتی ہے۔“ اور میں نے اس پر کبھی غور نہیں کیا تھا، کہ پاک رُوح کس قدر کامل ہے۔ اوہ، خُداوند کا نام مبارک ہو!

(253) کیا آپ سمجھتے ہیں یہ وہی پاک رُوح ہے جس نے بائبل لکھی ہے، اور سینکڑوں آدمیوں کے ذریعے یہ کام کیا ہے، اور مختلف سینکڑوں سالوں میں یہ کیا ہے..... اور اُن میں سے کوئی ایک بھی دوسرے کے خلاف نہیں تھا، اُن میں سے ہر ایک مکمل تھا؛ حالانکہ ایک نے دوسرے کے بارے میں کبھی سنا بھی نہیں تھا۔

(254) اور پوئس، عرب میں چلا گیا، اور وہ چودہ سال تک کبھی یروشلم نہیں گیا، لیکن وہ وہاں سے..... یروشلم گیا، پہلے کبھی یروشلم نہیں گیا تھا۔ لیکن عرب میں، اُس نے منادی شروع کر دی تھی، اور پطرس اور باقیوں رسولوں سے چودہ سال تک کبھی نہیں ملا تھا۔ اور جب وہ ایک ساتھ اکٹھے ہوئے، تو وہ ایک ہی جیسی منادی کر رہے تھے: جس میں یسوع مسیح کے نام میں پتسمہ، اور الہی شفا، اور خُدا کی قدرت موجود تھی۔

اوہ!

میں نہایت خوش ہوں کہ میں کہہ سکتا ہوں میں بھی اُن میں سے ایک ہوں۔

اُن میں سے ایک ہوں، میں بھی اُن میں سے ایک ہوں،

میں نہایت خوش ہوں کہ میں کہہ سکتا ہوں میں بھی اُن میں سے ایک ہوں؛

(ہَلَلُو یاہ!)

اُن میں سے ایک ہوں، میں بھی اُن میں سے ایک ہوں،

میں نہایت خوش ہوں کہ میں کہہ سکتا ہوں میں بھی اُن میں سے ایک ہوں۔

تقریباً ہر جگہ لوگ موجود ہیں،

جن کے دل شعلہ زن ہیں،

اُس آگ سے جو عینیتی کوست پر نازل ہوئی،

جس نے اُن کو پاک اور صاف کر دیا؛

اوہ، اب یہ میرے دل میں جل رہی ہے،

اوہ، اُس کے نام کی تعریف ہو!

میں نہایت خوش ہوں کہ میں کہہ سکتا ہوں میں بھی اُن میں سے ایک ہوں۔

وہ سب بالاخانہ میں جمع تھے،

سب اُسکے نام سے دُعا کر رہے تھے،

اُنھوں نے پاک رُوح کا پتسمہ پایا تھا،

اور خدمت کے لئے قوت آگئی؛

اب اُس نے اُس دن اُن کیلئے جو کچھ کیا

وہ آپ کیلئے بھی ویسا ہی کرے گا،

میں نہایت خوش ہوں کہ میں کہہ سکتا ہوں میں بھی اُن میں سے ایک ہوں۔

اُن میں سے ایک ہوں، میں بھی اُن میں سے ایک ہوں،

میں نہایت خوش ہوں کہ میں کہہ سکتا ہوں میں بھی اُن میں سے ایک ہوں:

(ہلمو یاہ!)

(255) سنیں، میرے پاس آپ کیلئے ایک چھوٹا سا پیغام ہے:

پس آؤ، میرے بھائیو، اس فضل کو حاصل کریں

یہ آپ کے دل کو گناہ سے پاک کر دے گا،

اس سے خوشی کی گھنٹیاں بجنا شروع ہو جائیں گی

اور آپ کی جان کو شعلہ زن رکھیں گی؛

اوہ، اب یہ میرے دل میں جل رہی ہے،

اوہ، اُس کے نام کی تعریف ہو!

میں نہایت خوش ہوں کہ میں کہہ سکتا ہوں میں بھی اُن میں سے ایک ہوں۔

(256) کیا آپ خوش نہیں کہ آپ بھی اُن میں سے ایک ہیں؟ یہ کیا ہے؟ یہ پاک رُوح ہے جو

آشکارا کرتا ہے۔ یہ خُدا کا مکافہ ہے، ”اس چٹان پر۔“ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے کوئی

آرچ بَشپ ہو.....

(257) زیادہ عرصہ نہیں ہوا، کہ میرے گھر میں، کیتھولک پریسٹ بیٹھا ہوا تھا۔ اور اُس نے کہا،  
 ”مسٹر برنہم، میں آپ سے ایک سوال پوچھنے آیا ہوں۔“

میں نے کہا، ”ٹھیک ہے، جناب۔“

(258) اُس نے کہا، ”میرے پاس بشپ کی طرف سے ایک خط آیا ہے، جو آپ کیلئے ہے۔“

میں نے کہا، ”ٹھیک ہے، جناب۔“

(259) اُس نے کہا، ”جو بیانات آپ دیتے ہیں، کیا آپ اپنا ہاتھ دل پر رکھ کر قسم کھائیں گے کہ آپ سچ بولیں گے؟“

(260) میں نے کہا، ”میں ایسا نہیں کروں گا۔“ میں نے کہا، ”بائبل فرماتی ہے، ”تو قسم نہ کھانا، نہ آسمان کی اور نہ زمین کی (کیونکہ زمین اُسکے پاؤں کی چوکی ہے)۔ بلکہ تمہارا کلام ہاں یا نہیں نہیں ہونا چاہیے۔ اگر بشپ سننا چاہتا ہے کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں، تو وہ میری بات مان لے گا۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا، تو دیکھیں میں قسم نہیں کھا سکتا۔“

(261) پس سیکرڈ ہارٹ چرچ کے اُس پریسٹ نے، کہا، ”کیا آپ نے پولین فریزیر کو فلاں فلاں تاریخ پر ہتسمہ دیا تھا؟“

(262) میں نے کہا، ”جناب، میں نے دریائے اوہائیو میں، ہتسمہ دیا تھا۔“

(263) اُس نے کہا، ”آپ نے اُس عورت کو کیسے ہتسمہ دیا تھا؟“

(264) میں نے کہا، ”میں نے اُسے پانی میں لے جا کر اور پانی میں ڈبو کر جُداوند یسوع مسیح کے نام میں ہتسمہ دیا تھا۔“

(265) اُس نے خط نیچے رکھا۔ اور کہا، ”آپ جانتے ہیں، کیتھولک چرچ بھی اسی طرح ہتسمہ دیا کرتا تھا۔“

میں نے کہا، ”کب؟“

اُس نے کہا، ”ابتدائی زمانے میں۔“

میں نے کہا، ”کون سے ابتدائی زمانے میں؟“



اُس نے کہا، ”دیکھیں، آغاز میں۔“

میں نے کہا، ”کون سے آغاز میں؟“

اُس نے کہا، ”بائبل میں۔“

میں نے کہا، ”کیا آپ کا مطلب ہے کہ..... شاگردوں کے۔ کے دور میں؟“

اُس نے کہا، ”یقیناً۔“

میں نے کہا، ”آپ سب کیتھولک کہتے ہیں، دیکھیں، کہ.....؟ آپ کہتے ہیں کہ سب شاگرد

کیتھولک تھے؟“

اُس نے کہا، ”یقیناً، وہ تھے۔“

میں نے کہا، ”میرا خیال تھا کیتھولک چرچ کبھی نہیں بدلا؟“

اُس نے کہا، ”کبھی نہیں۔“

(266) میں نے کہا، ”تو پھر کیوں پطرس نے کہا، ”توبہ کرو، اور یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لو؟“

اور آپ کہتے ہیں کہ..... وہ ایک پوپ تھا؟“

(267) ”ہاں۔“

(268) ”پھر آپ کیوں باپ، بیٹے، اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دیتے ہیں؟ اُس نے

پانی میں ڈبو کر دیا تھا، اور آپ چھڑکاؤ کرتے ہیں۔ اب کیا ہو گیا ہے؟“

(269) اُس نے کہا، ”آپ دیکھیں،“ اور کہا، ”کیتھولک چرچ کے پاس اختیار ہے کہ وہ کچھ

بھی کر سکتا ہے جو بھی وہ کرنا چاہے۔“ بہ۔

(270) میں نے کہا، ”اور آپ نے شاگردوں کو بھی کیتھولک کہا تھا؟“

(271) اُس نے کہا، ”ہاں۔“

(272) میں نے کہا، ”جناب، میرے پاس جوزفینس، اور نو کسی کی شہیدوں کی کتاب موجود

ہے، میرے پاس پیمبر کے ابتدائی دور کی، اور میرے پاس ہسلوپ کے دو بائبل کی تاریخ موجود ہے،

یہ دنیا کی سب سے قدیم ترین تاریخیں ہیں، مجھے وہاں سے دکھائیں کہاں کیتھولک چرچ مقرر کیا گیا

تھایا پھر تنظیمی صورت میں آیا تھا..... یہ تو آخری رسول کی موت کے چھ سو سال بعد ہوا تھا۔“

”اوہ،“ اُس نے کہا، ”ہم تو صرف کلیسیا کی باتوں پر یقین کرتے ہیں۔“

میں نے کہا، ”مگر میں اُس بات پر یقین کرتا ہوں جو بائبل کہتی ہے۔“ سمجھ؟

”دیکھیں،“ اُس نے کہا، ”خُدا اپنی کلیسیا میں ہے۔“

(273) پس میں نے کہا، ”خُدا اپنے کلام میں ہے۔“ اور میں نے کہا، ”اگر.....“ اُس نے

کہا..... بلکہ میں نے کہا، ”بائبل یہ نہیں کہتی ہے کہ خُدا اپنی کلیسیا میں ہے، بلکہ بائبل کہتی ہے کہ خُدا

اپنے کلام میں ہے۔“ ابتدا میں کلام تھا، اور کلام خُدا کے ساتھ تھا، اور کلام خُدا تھا، جو ہمارے درمیان

رہا۔“ یہ سچ ہے۔ میں نے کہا، ”خُدا اپنے کلام میں ہے۔“

(274) اُس نے باہر جا کر یہ بتایا۔ اُس نے کہا، ”خیر، ہم بحث نہیں کر سکتے،“ اور کہا، ”کیونکہ

آپ بائبل پر یقین کرتے ہیں، اور میں کلیسیا پر یقین کرتا ہوں۔“

(275) میں نے کہا، ”میں ایمان رکھتا ہوں کہ بائبل خُدا کا الہامی کلام ہے اور اس میں کہیں بھی

کوئی تضاد موجود نہیں ہے۔ یہ خُدا کا کلام ہے، اور آنے والے زمانوں کیلئے اسکے ابدی منصوبے ہیں۔

اُس نے فرمایا ہے، ”آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میرا کلام ہرگز نہ ٹلے گا۔“ یہ سچ ہے۔ اسیلئے میں

کلام پر ایمان رکھتا ہوں۔“

(276) وہ مسز فریز نیر کے پاس چلا گیا۔ اُس نے کہا، ”مسز فریز نیر، کیا آپ یہاں ایک کاغذ پر

اپنی رضامندی سے دستخط کریں گی تاکہ آپ کی لڑکی کیتھولک چرچ کی رکن بن سکے؟“

(277) اُس عورت نے کہا، ”میں لڑکی کے ساتھ قبر تک جانا پسند کروں گی۔“

(278) کہا، ”تمہیں شرم آنی چاہیے۔“ اور کہا، ”تمہیں تو اس بات کیلئے شکر گزار ہونا چاہیے کہ

لڑکی اُس حماقت سے نکل کر کیتھولک چرچ میں آرہی ہے؟“

(279) کہا، ”کیا ہوتا اگر اسکی جگہ آپ کی لڑکی میرے چرچ میں آرہی ہوتی، تو پھر آپ اس

کے بارے میں کیا کہتے؟“

(280) ”اوہ،“ اُس نے کہا، ”یہ الگ بات ہے۔“

(281) کہا، ”نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔“ وہ جانتا تھا کہ وہ کہیں گیا تھا اور اُس نے اُس عورت کو وہاں چھوڑ دیا تھا۔ وہ جانتا تھا وہ کہیں گیا تھا۔ اُس عورت نے کہا، ”اب، یہی دروازہ کھلا ہے جس سے آپ اندر آ سکتے ہیں۔“

(282) دیکھیں، یہ طریقہ ہے۔ اسیلے مت بھاگیں، آپ کو بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر خُدا آپ کی طرف ہے، تو پھر کون آپ کے مخالف ہو سکتا ہے؟ ٹھیک ہے! اس کے متعلق پریشانی آج یہ ہے، کہ آپ کو ریڑھ کی ہڈی کی بجائے خواہش کی ہڈی مل گئی ہے۔ لیکن خُدا اور حق کیلئے کھڑے رہیں!

(283) پس وہی پاک رُوح جو اُن رسولوں پر نازل ہوا اور باقی زمانوں میں واپس آیا، آج بھی اپنی کلیسیا میں موجود ہے، یعنی جن پر خُدا نے اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے۔ ”پس یہ نہ ارادہ کرنے والے پر منحصر ہے، نہ دوڑ دھوپ کرنے والے پر، بلکہ رحم کرنے والے خُدا پر۔“ یہ خُدا ہے، جو اپنے چناؤ سے لوگوں کو لاتا ہے اور اُن کی آنکھیں کھولتا ہے۔ آپ اسے کبھی نہیں دیکھ سکتے، آپ اندھے ہیں، اور آپ اسے تب تک نہیں دیکھ سکتے جب تک خُدا آپ کو سمجھ نہ بخش دے۔ بائبل کہتی ہے کہ آپ اندھے ہیں، اور آپ دیکھ نہیں سکتے ہیں۔ اسیلے آپ کو کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ساری تعلیم کے ساتھ ساتھ، جو اسکا لرشپ آپ حاصل کر رہے ہیں، آپ کو مسلسل اندھا کر رہی ہے۔

(284) اب دیکھیں، آپ چرچ آف کرائسٹ والے لوگ جو یہاں پر موجود ہیں، آپ ”وہاں پر بولتے ہیں جہاں پر بائبل بولتی ہے، اور وہاں خاموش ہوتے ہیں جہاں یہ خاموش ہوتی ہے،“ اب اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ اس پر بہت خاموش ہیں۔ ٹھیک ہے۔

(285) دیکھیں، یہ روحانی ثابت شدہ سچائی ہے۔ اس میں خُدا نیچے آتا ہے اور خود کو ظاہر کرتا ہے اور اس سچائی کو ثابت کرتا ہے۔ آمین! آپ اُس سے پیار کرتے ہیں؟ میں بھی کرتا ہوں۔ آمین۔

(286) ٹھیک ہے، آپ تمام میتھوڈسٹ لوگ اب کیا ہپسٹ لوگوں سے ہاتھ ملانا چاہتے ہیں؟

کیا آپ پریس بیٹرین لوگ بھی چاہتے ہیں؟

(287) ”اب،“ آپ کہتے ہیں، ”بھائی برتنہم، کیا آپ ہپسٹ اور پریس بیٹرین لوگوں کو

خارج کر دیتے ہیں جو کہ ٹھیک ہپسٹمہ نہیں دیتے۔.....؟“

(288) نہیں، جناب، میں ایسا نہیں کرتا۔ میں انھیں اپنا بھائی سمجھتا ہوں، یقیناً! اگر آپ نے شارون کے گلاب، اور وادی کی سوسن، اور صبح کے ستارے کے نام میں ہتسمہ لیا ہے، یا اگر آپ نے ہتسمہ نہیں بھی لیا ہے تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، نہ پڑیگا..... کیونکہ یہ بھی اتنا ہی اچھا ہوگا جتنا کہ، ”باپ، بیٹے، اور رُوح القدس والا ہے۔“ یہ صرف تین القاب ہیں۔ پس وہ شارون کا گلاب ہے۔ کیا وہ ہے؟ وادی کا سوسن ہے، صبح کا ستارا ہے، وہ سب کچھ ہے۔ یقیناً، وہ ہے۔ صرف ایک چیز ہے یا دوسری چیز ہے۔ لیکن یہاں وہ ہے: جو کلام کے ٹھیک طریقے کے مطابق یسوع مسیح کے نام میں ہے۔ اگر آپ کلام کا طریقہ چاہتے ہیں، تو بالکل یہی ہے۔ یہی ٹھیک طریقہ ہے۔

(289) اب، اگر آپ باپ، بیٹے، اور رُوح القدس کے نام سے ہتسمہ لیتے ہیں، اور ایسا لگتا ہے کہ یہ ٹھیک ہے، تو آمین۔ اگر یہ خُدا کیلئے ایک اچھا جواب ہے جو ایک صاف ضمیر کی طرف سے خُدا کیلئے ہے، تو آمین۔ دیکھیں، پھر آگے بڑھتے جائیں۔

(290) لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے، اور جہاں تک میرا حصہ ہے، اگر مجھ سے پوچھتے ہیں، اور کہتے، ”بھائی برتنہم، کیا مجھے دوبارہ ہتسمہ لینا چاہیے؟ تو میں کہوں گا، ”ہاں“، کیونکہ یہ میرا حصہ ہے۔

(291) ایک روز ایک عورت آئی، اور کہنے لگی، ”خُداوند نے مجھے ایک مناد بننے کیلئے بلایا ہے۔“ میں نے اس بات پر یقین نہیں کیا، اس سے زیادہ میں نے یقین نہیں کیا تھا کہ۔ کہ وہ چاند پر چھلانگ لگا سکتی ہے۔ اور وہ.....

(292) میں نے کہا، ”اچھا، بہن جی، اچھی بات ہے۔“ کہا، ”کیا آپ شادی شدہ ہیں؟“

”ہاں۔“

”دو بچے ہیں؟“

”ہاں۔“

میں نے کہا، ”کہہ کیا.....؟ کیا آپ کا شوہر نجات یافتہ ہے؟“

”نہیں۔“

میں نے کہا، ”تم اُس کے ساتھ کیا کرو گی؟“

”اُسے گھر میں چھوڑوں گی۔“

(293) میں نے کہا، ”یہ شیطان کا بہترین چارہ ہے جو اُس نے کبھی استعمال کیا ہو۔ اور اس کام کو شروع کرنے کیلئے آپ ایک خوبصورت عورت ہیں، اور آپ یہاں سے باہر میدان میں جا رہی ہیں، اور آپ باقاعدہ ایک چارہ بن جائیں گی اور شیطان کا نشانہ بنیں گی۔ اور تمہارا شوہر، ایک نوجوان شخص ہے، اور تم اُسے دو بچوں کے ساتھ اکیلا، گھر میں چھوڑ دو گی؛ اور وہ کسی دوسری عورت کیساتھ رہنا شروع کر دیگا، اور ان بچوں کے پاس انہی دنوں میں سے کسی دن ایک دوسرا ڈیڈی ہوگا۔“ میں نے کہا، ”پہلے نمبر پر، اگر خُدا نے ایک عورت کو بلایا ہے، تو اُس نے اپنے کلام کے خلاف کام کیا ہے۔“ میں نے کہا، ”اب، اگر پھر بھی تم چاہتی ہو، تو تمہاری مرضی۔“ میں نے کہا، ”دیکھیں پرکھنا چاہیے، آپ کہتی ہیں کہ خُدا نے آپ کو پرکھنے کی نعمت دی ہے۔ کیا آپ اس پلیٹ فارم سے، جاکر، اسکی کوشش کرنا چاہتی ہیں؟“

(294) اُس عورت نے کہا، ”جی ہاں۔“ اور آپ دیکھیں کیا ہوا۔

(295) آپ دیکھیں یہ جوش ہے۔ مگر اسے کلام سے آنا چاہیے۔ اگر یہ کلام سے نہیں ہے، تو پھر یہ ٹھیک نہیں ہے۔ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا آپکے جذبات کیا ہیں، مگر یہ کام ٹھیک نہیں ہے۔ آمین! یہ بات اچھی ہے۔ آمین!

(296) ٹھیک ہے:

ہم نور میں، اُس خوبصورت نور میں چلیں گے،

آؤ جہاں رحم کی اوس کے قطرے اُجالا کرتے ہیں؛

دن اور رات ہماری چاروں طرف چمکتے رہتے ہیں،

یُسوع، دُنیا کا نور ہے۔

نور کے سارے مقدسین اعلان کرتے ہیں،

یُسوع، دُنیا کا نور ہے؛

پھر آسمان کی گھنٹیاں بجیں گی،

یَسُوع، دُنیا کا نور ہے۔

ہم نور میں، اُس خوبصورت نور میں چلیں گے،

اُو جہاں قطرے اُجالا کرتے ہیں.....

دن اور رات ہماری چاروں طرف چمکتے رہتے ہیں،

یَسُوع، نور ہے.....

(297) اب میں چاہتا ہوں ہر ایک اپنی دائیں جانب مڑے، اور اپنے ارد گرد والوں سے، اور

باقی سب سے ہاتھ ملائے، پس ہم یہ گیت دوبارہ گاتے ہیں:

ہم نور میں، اُس خوبصورت نور میں چلیں گے، (آمین!)

اُو جہاں رحم کی اوس کے قطرے اُجالا کرتے ہیں؛

دن اور رات ہماری چاروں طرف چمکتے رہتے ہیں،

یَسُوع، نور ہے.....

(298) کیا آپ میتھو ڈسٹ لوگوں سے پیار کرتے ہیں؟ تو کہیں، ”آمین۔“ [جماعت کہتی

ہے، ”آمین۔“ - ایڈیٹر۔] کیا پینٹسٹ سے؟ کیا پریس بیٹرین سے؟ کیا کیتھولک سے؟ کیا..... اوہ، کیا

آپ ان سب سے پیار کرتے ہیں؟ تو کہیں، ”آمین۔“ [”آمین۔“]

ہم نور میں، خوبصورت نور میں چلیں گے.....

جیسے جیسے ہم جا رہے ہیں، تو ہاتھ ملاتے ہوئے جائیں۔

اوہ، اُو جہاں رحم کی اوس کے قطرے اُجالا کرتے ہیں؛

دن اور رات ہماری چاروں طرف چمکتے رہتے ہیں،

یَسُوع، نور ہے.....

(299) اس سے پہلے کہ ہم اپنا برخاست ہونے والا گیت گائیں..... اب، اگر ممکن ہو تو میں

اتوار کو یہاں دوبارہ آؤں گا۔ اب، اس کے بعد میں کرسٹس تک واپس نہیں آ پاؤں گا۔ دیکھیں، کیونکہ

میں مشی گن جا رہا ہوں، اور پھر مشی گن سے کولوراڈو جا رہا ہوں، اور کولوراڈو سے ایڈاہو، اور پھر ایڈاہو

سے کیلی فورنیا جا رہا ہوں، اور پھر ہم واپس آئیں گے۔ اور یہ طے ہے (اور میں چاہتا ہوں آپ مجھے دعائیں یاد رکھیں) اور چوبیس جنوری سے شروع کر کے دو فروری تک، میں واٹرلو، آئی وائیں ہوں گا۔ دیکھیں، وہاں ایک بڑا میدان ہے، مجھے حال ہی میں فون آیا ہے، اور مجھے اتوار تک دُعا کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ اب واٹرلو، آئی وائیں، ملاقات کرتے ہیں، جو کہ بہت قریب ہے۔

(300) لیکن اب، یاد رکھیں، اور اتوار کی صبح، نوبے بھائی کی نشریات سنیں۔ ہم اُسے کال کریں گے اور اُسے بتائیں گے۔ اور یہ ڈبلیو ایل آر پی پر، ہفتے کی صبح، نوبے نیول کواریٹ پر ہوگی۔ ہم ایسا کریں گے..... اگر میں۔ میں ان سوالوں کو نہ لے سکا، تو بھائی نیول سوالوں کو ختم کریں گے۔ بھائی نیول، کیا آپ، اتوار کی صبح ایسا کریں گے؟ [بھائی نیول مسکراتے ہیں اور کہتے ہیں، ”یہ بہت بڑا حکم ہے!“۔ ایڈیٹر۔] خیر، دیکھیں، اگر آپ کو مشکل لگے، تو میں آپ کی مدد کروں گا۔ باقی وہ دیکھ لے گا۔ ٹھیک ہے۔

(301) ٹھیک ہے:

یَسُوع کا نام اپنے ساتھ لے لو،

اے دُکھ اور رنج کے بچو؛

اس سے خوشی اور سکون ملے گا،

اوہ، جہاں بھی جاؤ اسے ساتھ لے جاؤ۔

بیش قیمت نام، اوکتنا پیارا ہے!

آسمان کی خوشی اور زمین کی امید؛

بیش قیمت نام، (بیش قیمت نام!) اوکتنا پیارا ہے!

(اوکتنا پیارا ہے!)

آسمان کی خوشی اور زمین کی امید۔

(302) اب، اگر آپ کسی پمپسٹ کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں جو چننے چلانے پر ایمان

رکھتا ہے، تو اسی قسم کے چننے چلانے پر میں بھی ایمان رکھتا ہوں۔ وہ بوڑھی ماں وہاں بیٹھی ہوئی ہے، اور

پاک رُوح اُس پر اُتر آیا ہے۔ وہ چلانے لگ گئی ہے، وہ اسے روک نہیں پائی، وہ پیچھے چلی گئی ہے اور اپنی بیٹی کے گلے لگ گئی ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے جسے میں دیکھنا پسند کرتا ہوں۔ آمین۔ یہ حقیقی، اور پرانی طرز کا طریقہ ہے، جس میں دلی جذبات شامل ہیں۔ اوہ، میرے خُدا یا، ایک پرانا۔ ایک پرانا، اور تجربہ کار، اور کامل مقدس، جلالی گھر جانے کیلئے تیار ہے۔ آپ دیکھیں، بس جلی کا انتظار کر رہا ہے، اور شاندار وقت گزار رہا ہے۔



ٹھیک ہے، بھائی نیول، اب جیسے وہ چاہتے ہیں کریں۔



## سوالات اور جوابات عبرانیوں حصہ اول

(QUESTIONS AND ANSWERS ON HEBREWS PART I)

URD57-0925

رہنمائی، ترتیب اور کلیسیا کی تعلیم کی سیریز

Conduct, Order And Doctrine Of the Church Series

یہ پیغام برادر ولیم میرٹن برتنہم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں بدھ کی شام، 25 ستمبر، 1957، برتنہم ٹیمرنیکل جیفرسن ویل، انڈیانا، یو۔ ایس۔ اے۔ میں دیا گیا، جو کہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا ہے۔

URDU

©2023 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

700، B/3، کشمیر کالونی مین ڈبل روڈ، کراچی 75500، پاکستان

فون: 092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org

## حق اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

[www.branham.org](http://www.branham.org)